بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, July 17, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five thirty of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

[*RECITATION FROM THE HOLY QURAN*]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ
لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا
الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ
وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٣﴾

ترجمہ: مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے سب اعمال درست کر دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسانوں نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔ تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور عورتوں پر مہربانی کرے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, July 17, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five thirty of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

[*RECITATION FROM THE HOLY QURAN*]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ
لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا ٱلْأَمَانَةَ عَلَى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ وَٱلْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا
ٱلْإِنسَٰنُ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ ٱللَّهُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ
وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ وَيَتُوبَ ٱللَّهُ
عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٣﴾

ترجمہ: مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے سب اعمال درست کر دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔ تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور عورتوں پر مہربانی کرے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔ جناب پروفیسر خورشید صاحب سوال نمبر ۱۶۱۔

CASES OF FRAUD AND EMBAZZLEMENT IN THE BANKS

161. ***Prof. Khurshid Ahmed :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of cases of fraud, embazzlement or misappropriation involving an amount of more than one million rupees detected in the five nationalised banks in Pakistan since July, 1977 and the action if any, taken to recover the amount and the punishment given to those responsible indicating also the names of individuals or companies involved ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): Seventy two cases were detected from 1st July, 1977 to 31st December, 1985. The banks lodged FIRs against those involved in the frauds. Departmental action was also taken by the banks against the bank officials involved. Names of those involved and punishments awarded to them are given in the statement.

(Statement has been placed in the Library).

جناب چیئرمین: ضمنی سوال؟ جناب پروفیسر صاحب!

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! یہ بڑا مفصل جواب ہے۔ اور مجھے پورا وقت نہیں ملا۔ لیکن میں جو کچھ سمجھ سکا ہوں اس سے یہ پوزیشن سامنے آئی ہے کہ ان پانچ بینکوں میں یہ رقم جو دس لاکھ سے زیادہ تھی۔ اس سے چھوٹی رقم ان میں شامل نہیں ہے۔ جو ۳۷،۳۳۶۸ ملین ہے اس میں سب سے ٹاپ پر نیشنل بینک ہے جس کے ۱۴۸،۵۱۷ ملین ہیں۔ پھر یو بی ایل ۱۵۷،۹۱۷ ملین۔ اس کے بعد الائیڈ بینک ۱۱۹،۷۷ ملین۔ پھر حبیب بینک ۲۲،۶۰۷ ملین اور آخر میں ایم سی بی ۲۷،۲۲۰۶ ملین ان میں سے جو رقوم واپس لی جا سکی ہیں یا recover ہو سکی ہیں ان میں بھی سب سے زیادہ تناسب حبیب بینک کا ہے کہ ۶۰ فیصد رقم واپس مل سکی ہے۔ اس کے بعد پھر یو بی ایل ہے ۳۵ فیصد اس کے بعد ہے ایم سی بی

۵۰٪ اور سب سے آخر میں الائیڈ بینک کی ۷ افیصد ہے۔

جناب والا! یہ نہایت ہی آنکھیں کھول دینے والے حقائق ہیں اور جو اس میں سزائیں لکھی ہوئی ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چھوٹے ملازم ہیں جن میں سٹور کیپرز، چوکیدار اور سب مینجر شامل ہیں، ان کو تو سزائیں دی گئی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان بینکوں کے مینجر، ریجنیل مینجر، وائس پریزیڈنٹ ایگزیکٹوز، اور جو صدر ہیں، ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی مروت صاحب!

میر نواز خاں مروت: اگر جناب سیریل نمبر ۱، کو پڑھیں تو جس میں باد امی باغ لاہور کی شاخ کا ذکر ہے۔ Punishment awarded by court

اس میں پہلا نام ہے اصغر علی گل، مینجر۔ مینجر کا پہلا نام ہے جسے سزا دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: سزا بھی پڑھ دیں۔

میر نواز خان مروت: سزا یہ ہے کہ: Ten years RI and fine of Rs. 10 lacs.

پھر اس کے نیچے سات سال کی RI سزا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: غبن تھا ۳۵ لاکھ کا۔

میر نواز خان مروت: یہ تو جناب کورٹ کی صوابدید پر ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ رقم کے حساب سے سزا دے۔ کورٹ رقم سے زیادہ بھی سزا دے سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جرمانہ ۴۰ لاکھ کا بھی ہے، اسی کیس میں ۴۰ لاکھ کا بھی جرمانہ ہے۔

میر نواز خان مروت: اسی میں ۴۰ - ۵۰ لاکھ روپے کے جرمانے ہوئے ہیں۔

اس قسم کے کیس میں جو بھی افراد ملوث ہوتے ہیں، خواہ وہ مینجر ہوں، کیشئر ہوں یا کلرک ہوں، یقیناً ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہوتی ہے اور پھر دوران تفتیش اس کیس سے وابستہ افراد، جو بھی معلوم ہوں، ان کے خلاف بھی چالان پیش کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: اور کوئی ضمنی سوال، پیر عباس شاہ صاحب!

سید عباس شاہ: اس وقت سٹیٹمنٹ تو میرے پاس نہیں ہے، پروفیسر

صاحب کے پاس ہے ، انہوں نے فرمایا ہے کہ حبیب بنک کی performance ان کے بزنس کے لحاظ سے بہت کم تھی تو کیا دیگر بنکوں کو اس قسم کی وارننگ دی جائے گی کہ وہ اپنی پرفارمنس اس حد تک لے آئیں جیسے حبیب بینک کی پرفارمنس تھی ۔

میر نواز خان مروت : جناب والا! معزز رکن کے علم میں ہے کہ تمام بنک نیشنلائزڈ ہیں اور ان کا آپس میں competition ہے ، ہر ایک کو اپنی کارکردگی دکھانا پڑتی ہے ۔ بہر حال حکومت کی طرف سے سب بنکوں کو یہی ہدایات ہیں کہ وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں ۔ اس میں کسی بنک کو کوئی خاص چھوٹ نہیں دی گئی ہے ۔

Mr. Chairman: Next question No. 162.

Mr. Javed Jabbar: On his behalf, Sir.

Interest on House Building Advances Charged From Employees of BPS-16 and Above

162. ***Maulana Kausar Niazi** (Put by Mr. Jeved Jabbar): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Government has exempted Government employees upto BPS-15 from the payment of interest on House Building Advance;

(b) whether it is also a fact that if employees in BPS-16 and 17 obtain such loans, they have to pay interest at the rate of Rs. 14/65 per cent on the said loan to the Government;

(c) whether it is further a fact that no interest is charged on loans drawn by Bank employees; and

(d) whether Government intends to grant such interest-free loans to its employees also?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) Yes. In line with Government's policy to make the economy interest free in a phased manner, these employees have been exempted from interest on House Building Advances.

(b) Employees who do not claim interest on G.P. Fund are allowed interest free house-building loans. For others, the rate of interest varies from year to year. However, interest is being eliminated in a phased manner.

(c) No interest is charged on house-building loans upto the limit of Rs. 75,000. Interest on other loans is charged as follows:—

Amount of loan	Rate of Interest
(i) Exceeding Rs. 75,000 but not exceeding Rs. 85,000	— On Rs. 75,000—Nil. — On balance amount @ 1/2 of the bank rate.
(ii) Exceeding Rs. 85,000 but not exceeding Rs. 100,000	— On Rs. 75,000—Nil. — On additional Rs. 10,000 @ 1/2 of the bank rate. — On balance amount @ 3/4 of the bank rate.
(iii) Exceeding Rs. 100,000	— On Rs. 75,000—Nil. — On additional Rs. 10,000 @ ½ of the bank rate. — On further Rs. 15,000 @ ¾ of the bank rate. — On balance amount @ full bank rate.

(d) No. However, Government employees in BPS 1—15, and such employees in BPS 16—22 as do not claim interest on their G.P. Fund, are already exempt from payment of interest on house-building loans. As Government has to pay a return on borrowed funds, it is not possible for it to give cost-free loans to all the government employees. The Government will examine the possibility of giving loans on profit and loss sharing basis.

Mir Nawaz Khan Marwat: Reply to (a) is yes. In line with Government's policy to make the economy interest free in a phased manner, these employees have been exempted from the interest on house building advances.

(b) Employees who do not claim interest on G.P. Fund.... (interruption)

Mr. Javed Jabbar: Sir, I invite your attention that today we have forty questions tabled in sixty minutes which we will never be able to cover. So, may I request you to take this answer as read.

Mr. Chairman: The only point is that since the honourable member who had asked this question is not here. For you gentlemen to ask supplementaries, perhaps would not be possible unless the answers are read out. This was the whole idea.

Mir Nawaz Khan Marwat: This is the only question, probably the questioner is not here.

Mr. Chairman: You read out the first three and then where-ever the figures come......(interruption).

Mir Nawaz Khan Marwat: Allright Sir, I read it again.

پروفیسر خورشید احمد: میرا سوال جناب جز ''ڈی'' کے بارے میں ہے کہ حکومت سات سال سے نفع و نقصان کی بنیاد پر interest free economy کی کوشش کر رہی ہے تو اس وقت تک اس مسئلے پہ کیوں ایسی پالیسی نہیں بنائی جا سکی کہ ان تمام قرضوں کو interest سے پاک کیا جا سکے۔

Mir Nawaz Khan Marwat: First Sir, with your kind permission, we have got the opinion of the Islamic Ideology Council with us in which it has been stated that "interest may be eliminated from the economic system in a phased manner". So we are doing our best to eliminate it in a phased manner.

Mr. Chairman: But there is a limit to phasing this is what the.... (interruption)

پروفیسر خورشید احمد: اس میں یہ phase بھی آتا ہے۔

Mir Nawaz Khan Marwat: The reply itself is very exhaustive. Anyhow we are trying because the whole system is to be islamized and I am sure by the passage of time Sir, the economy will be interest free also.

پروفیسر خورشید احمد: فیزنگ، میں حکومت کا دعویٰ یہ تھا کہ یکم جولائی ۱۹۸۵ء سے پوری معیشت سود سے پاک ہو جائے گی۔

میر نواز خاں مروت: انشاء اللہ اس میں شامل تھا اگر اللہ کی مرضی ہوئی تو۔

پروفیسر خورشید احمد: تو انشاء اللہ کے یہ معنی ہوئے کہ آپ ساری عمر اللہ کا نام لے کر ٹالتے جائیں گے۔

میر نواز خاں مروت: انسان کی اپنی طرف سے حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ کوئی جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ انشاء اللہ یہ کوشش بار آور ثابت ہو گی۔

جناب چیئرمین: آپ کو کوشش تیز کرنی چاہیئے تھی نا۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب والا! انشاء اللہ کے معنی جس انداز میں پروفیسر خورشید صاحب نے بیان فرمائے ہیں، مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔ انشاء اللہ کے معنی ہیں کہ جو چیزیں ہوئی ہیں وہ اللہ کی مرضی سے ضرور ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اگلا سوال، مولانا کوثر نیازی صاحب۔

جناب جاوید جبار: ان کے behalf پر جناب!

Retirement Age

163. ***Maulana Kausar Niazi** (Put by Javed Jabbar): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that under Government laws and regulations the age of superannuation is sixty years for employees working in Government organisations as well as the nationalised banks;

(b) whether it is also a fact that the foreign banks and financial institutions in Pakistan are retiring their employees at the age of fifty eight years; and

(c) if so, whether the Government intends to advise the said institutions to follow the laws and regulations of Pakistan in the matter of retirement of their employees?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) Yes.

(b) Employees of foreign banks and financial institutions are governed under the terms and conditions of their service contracts or the rules of each bank which may differ from bank to bank.

(c) No. The Federal Government has no jurisdiction as such matters are within the purview of the foreign banks operating in Pakistan.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟ کوئی نہیں، اگلا سوال، مولانا کوثر نیازی صاحب
جناب جاوید جبار ان کے Behalf پر جناب۔

BENEFITS TO OLD PENSIONERS

164. ***Maulana Kausar Niazi** (Put by Javed Jabbar): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that during the last Session of the Senate it was declared that the Federal Government have restored full pensionary benefits to the old pensioners;

(b) whether it is also a fact that according to the existing procedure the Federal Government have issued instructions for restoration of $\frac{1}{4}$th portion of gross pension to the pensioners; and

(c) whether it is further a fact that according to the declared policy of the Government, $\frac{1}{2}$ portion of the gross pension should have been revived instead of $\frac{1}{4}$th portion thereof to the pensioners; if so, whether Government intends to issue suitable instructions in this regard?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) As a measure of benefit to the old pensioners, $\frac{1}{4}$th of commuted portion of gross pension has been restored *w.e.f.* 1-7-1985 in cases where the pensioners have out-lived the period of commutation.

(b) Yes.

(c) It was decided purely on compassionate grounds that voluntarily commuted portion to the extent of $\frac{1}{4}$th of gross pension shall be restored *w.e.f.* 1st July, 1985 in cases where the pensioners had out-lived the period of commutation. No further instructions regarding revival of $\frac{1}{2}$ portion of

gross pension, voluntarily commuted in some cases, are intended to be issued due to resource constraints.

However, as an additional welfare measure, $\frac{1}{4}$th amount of pension surrendered as gratuity will also be restored *w.e.f.* 1st July, 1986 in cases where no commutation was drawn, as announced by the Finance Minister in his Budget Speech for 1986-87.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟ کوئی نہیں، اگلا سوال، ۱۶۵-

میر حسین بخش بنگلزئی ان کے behalf پر جناب!

REPRESENTATION OF BALUCHISTAN DOMICILED OFFICERS IN BANKS

165. ***Syed Faseih Iqbal** (Put by Mir Hussain Bakksh Bingulzai): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number and names of officers from Baluchistan, grade-wise, in the Nationalised banks, namely, United Bank, Habib Bank, Allied Bank, Muslim Commercial Bank and the National Bank of Pakistan; and

(b) the measures adopted by the Government to ensure full representation of Baluchistan in the aforesaid nationalised banks and in the National Bank of Pakistan?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) The number of officers from Baluchistan in the nationalised banks including National Bank of Pakistan is 623. The names of the officers (grade-wise) are shown in the enclosed list.

(b) Prior to Nationalisation of commercial banks, the private owners were under no obligation to observe quota restrictions. After Nationalisation of the commercial banks on 1st January, 1974, instructions were issued for observance of provincial and regional quotas. It will, however, take some time to remove the inherited imbalances.

(List has been placed in the Library).

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب یہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ عدم توازن کو ختم کرنے کے لیے کچھ وقت درکار ہو گا، کیا وہ definite period بتا سکتے ہیں کہ "کچھ وقت" کتنا لمبا ہو سکتا ہے اور کتنا کم ہو سکتا ہے۔

میر نواز خاں مروت : گذارش یہ ہے کہ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اور جب سے یہ بینک کھولے ہیں اس وقت سے جو عدم توازن ہے ، جنوری ۱۹۷۴ کو بنک نیشنلائز ہوئے ، اس سے پہلے پرائیویٹ بینک تھے ، ان پر حکومت پاکستان کا کوئی زور نہیں چلتا تھا ، وہ پرائیویٹ ادارے تھے جن کو وہ چاہتے ان کو رکھتے ، لیکن اس کے بعد جب سے یہ بینک نیشنلائز ہوئے ہیں ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ کوئی بھی عدم توازن نہ رہے اور تمام کو اپنا علاقائی اور صوبائی کوٹہ ملے اور انشاء اللہ تعالیٰ سب علاقوں کو اپنا اپنا کوٹہ ملے گا ، لیکن چونکہ پہلے بہت زیادہ فرق تھا ، بہت سے ایریاز سے لوگ کم تھے اب کافی حد تک لوگ آ چکے ہیں ، حضور والا اگر آپ اس فہرست کو دیکھیں جو انیکسچر کے ساتھ منسلک ہے تو بلوچستان کی کافی حد تک تلافی ہو چکی ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ مزید بھی ہو گی ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! اگلا سوال ۔ پروفیسر خورشید احمد ۔

INDEXED PAY SCHEME

166. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that under the Indexed Pay Scheme, an employee who is drawing a pay of Rs. 1,500.00 per month gets an increase of Rs. 203 per month while others drawing a pay of Rs. 1,600.00 per month gets an increase of only Rs. 160 per month as indexed pay; and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the desirability of removing this anomaly by fixing a minimum limit of increase in the indexed pay of Rs. 203 per month for all those employees, who are drawing salary in the range of Rs. 1,600.00 to Rs. 2,030.00 per month can be considered?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) Yes.

(b) No. This is not an anomaly. The rate of index upto Rs. 1500 per month was 13.5 per cent and for above Rs. 1500 per month it was 10

per cent. However, the pay of those drawing upto Rs. 1547 per month was protected and such employees would not draw less than Rs. 1703 per month.

پروفیسر خورشید احمد: کس بنیاد کے اوپر یہ جو protection
ہے یہ ۱۵۴۷ روپے تک کی گئی ہے میں نے ایک anomaly ۱۶۰۰ روپے
پر پیش کی ہے، کیا یہ مناسب نہ تھا جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ جو
fixation protection بھی وہ اس سے اوپر کی جاتی تاکہ جو اس
کے اوپر پیسے لینے والے ہیں ان کو differential نہ ہونے پائے

میر نواز خاں مروت: چونکہ اس کے ساتھ مکان کا کرایہ اور سفری الاؤنس
بھی انڈکس ہو چکا ہے تو وہ فرق تو ادھر بھی چلا جاتا ہے اس لیے ان تمام چیزوں
کا خیال کرتے ہوئے جہاں تک پہنچ سکتے تھے، یہیں تک ہے اور
فی الحال وسائل اس کی اجازت نہیں دیتے جتنا ہو سکا وہ ہوا ہے۔ لیکن
چونکہ مکان کا کرایہ اور سفری الاؤنس بھی انڈکسڈ ہیں تو ان کے اوپر بھی جتنا
بھی گریڈ اوپر جاتا ہے تو ہاؤس رینٹ اور سفری الاؤنس کے حساب سے ان
کو ادھر سے فائدہ ہوتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ تو جواب نہ ہوا، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تو دونوں
کے لیے ہے مقصد یہ تھا کہ anomaly ہوتی ہے differential
کی وجہ سے، میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ۱۶۰۰ والے کو ۱۶۰ ملیں گے اور
۱۵۰۰ والے کو ۲۰۳ ملیں گے تو اس anomaly کو دور کرنا
چاہیے۔

میر نواز خاں مروت: اصل میں جناب والا پالیسی تو یہ ہے کہ جو کم آمدنی
والے سرکاری ملازمین ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ فوائد ملیں، اور اکثر مطالبہ
بھی یہی ہوتا ہے تو اسی لحاظ سے جتنا ممکن ہوا اسی پیرامیٹر کو رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ تھا کہ آپ نے یہ جو کیا ہے۔

That nobody would draw less than Rs. 1703/-p.m., how was that figure arrived at?

اس کا rationale کیا تھا۔

میر نواز خاں مروت: جناب انہوں نے ایک فارمولہ دیا تھا اس فارمولے کے حساب سے انہوں نے مقرر کیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: یہی تو سوال تھا کہ اس کی basis کیا ہے کیوں کہ اسی وجہ anomaly نکل رہی ہے۔

میر نواز خاں مروت: کیوں کہ جتنا اوپر جاتا ہے، کم ہوتا جاتا ہے اوپر دس فیصد ہے اور نیچے ۱۳٫۵ فیصد ہے لیکن انہوں نے جو حد مقرر کی ہے کہ پندرہ سو سے ۱۵۴۵ اگر ہے تو اتنا کم سے کم ملے گا صرف یہاں تک کیا ہے ۱۶۰۰ والے اوپر چلے جاتے ہیں اس کو انہوں نے touch نہیں کیا۔

Mr. Chairman: I think, there has to be a cut off line somewhere, and this is how they have drawn the cut off line

پروفیسر خورشید احمد: میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ cut off line اس مقام پہ ہونی چاہیئے تھی کہ جتنا کم از کم relief lower grade کے highest کو مل رہا ہے اتنا دوسرے کو بھی مل جائے یہ میرا پوائنٹ تھا اور حکومت کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔

مثلاً یہ کہ اگر ۳۰۲ روپے ۱۵۰۰ والے کو مل رہے ہیں تو کم از کم اتنا ریلیف اس کو بھی ملنا چاہیئے تھا جس کی آمدنی زیادہ ہے، باقی پھر اس کے بعد automatically adjust ہو گا۔

Mr. Chairman: I think, this can be considered.

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, this can be and it will be considered within the limit of resources.

Mr. Chairman: Right. Next—Faseih Iqbal Sahib.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب میرا سوال اسی سوال کے متعلق ہے۔ آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ اے پی پی جو گورنمنٹ کی کنٹرولڈ ایجنسی ہے تو اس کو کیا مراعات دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ سوال اے پی پی کے متعلق نہیں تھا یہ تو سرکاری ملازمین کے متعلق سوال تھا، اے پی پی اس کیٹیگری میں نہیں آتی ، اگر اس کے متعلق آپ پوچھنا چاہتے ہیں تو تازہ نوٹس دے دیں انشاء اللہ جواب آجائے گا ۔

پروفیسر خورشید احمد : غالباً وہ پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ کیا یہ انڈکس تنخواہ کا فارمولا جو ہے یہ نیم سرکاری گورنمنٹ ادارے جیسا کہ نیشنل پریس ٹرسٹ ہے، اے پی پی ہے، ان پر بھی اپلائی ہو رہا ہے یا نہیں ۔

میر نواز خان مروت : اس کے لئے فریش سوال چاہیئے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آپکا فریش سوال کا مطالبہ صرف میرے لئے ہی ہوتا ہے ۔

میر نواز خان مروت : جناب یہ سرکاری ملازمین سے متعلق سوال تھا ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جب بھی میں سوال کرتا ہوں آپ یہ فرماتے ہیں کہ فریش سوال کریں ۔

میر نواز خاں مروت : جناب میں چاہتا ہوں کہ آپ فریش ہی رہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ہم اتنی محنت سے سوال بناتے ہیں اور ایک منٹ میں آپ کہتے ہیں کہ فریش نوٹس چاہیئے یہ کوئی بات ہوئی ، آپ وزیر خزانہ ہیں یا وزیر قانون ہیں ۔

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیئے ۔ اگلا سوال ہے میر حسین بخش بنگلزئی ۔

سوال نمبر ۱۶۷ اسید فصیح اقبال کی جانب سے میر حسین بخش بنگلزئی نے کیا اور اس کا جواب میاں محمد یاسین خان وٹو کی جانب سے میر نواز خان مروت نے دیا جیسا کہ طبع شدہ ہے ۔ جواب پڑھ ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : سوال نمبر ۱۶۷ جناب ۔

OFFICERS IN STATE BANK OF PAKISTAN DOMICILED IN BALUCHISTAN

167. ***Syed Faseih Iqbal** (Put by Mir Hussain Bakhsh Bingulzai): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number of officers belonging to/domiciled in Baluchistan holding senior posts in the State Bank of Pakistan, at present;

(b) the number of officers domiciled in the Punjab holding senior posts in the State Bank of Pakistan, at present; and

(c) the number of officers belonging to the Punjab and Baluchistan who have been allowed move-over to higher grades or cash awards from 1st July, 1984 to-date, separately?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) The number of Baluchistan domiciled officers holding posts in Grade-I, Grade-II, and Grade III in the State Bank of Pakistan is 42. Those holding posts of Senior Grade-III and above in the State Bank of Pakistan at present is nil.

(b) The number of Punjab domiciled officers is 833 out of which the number of those holding posts of Senior Grade-III and above in State Bank of Pakistan at present is 48.

(c) (i) The number of Punjab domiciled officers who have been allowed moveover to higher grades since 1st January, 1984 is 518.

(ii) The number of Punjab domiciled officers who have been allowed cash awards since 1st January, 1984 is 298.

(iii) The number of Baluchistan domiciled officers who have been allowed move-over to higher grades since 1st January, 1984 is 15.

(iv) The number of Baluchistan domiciled officers who have been allowed cash award since 1st January, 1984 is 9.

میر حسین بخش بنگلزئی : کیا جناب وزیر صاحب یہ بتانا مناسب خیال فرمائیں گے کہ سٹیٹ بینک کی اتنی بڑی آرگنائزیشن میں تمام بلوچستان سے ۴۲ افسروں کی بھرتی قابل مذمت نہیں ہے ۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اتنے بڑے ادارے میں سینئر گریڈز میں بلوچستان کا ایک افسر بھی نہ ہو ۔

میر نواز خان مروت : جناب سٹیٹ بینک کے متعلق بھی میں یہی عرض کروں گا کہ اس میں حکومت کے کنٹرولنگ شئیرز ضرور تھے جیسے کہ جناب کو علم ہے لیکن ۱۹۷۴ کے بعد اس میں کوٹہ سسٹم رائج ہوا ہے اور انشاء اللہ ان کی اس کمی کی تلافی کے لیئے ہم بھرپور کوشش کریں گے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ۱۹۷۴ کے بعد ۱۹۸۶ تک یہ پروگریشن ان کے لئے تسلی بخش ہے کہ اتنے بڑے ادارے میں جس انداز میں بلوچستان کے لوگوں کو کھپایا گیا ہے۔

میر نواز خان مروت : جناب اگر میں آپ کو breakup بتا دوں تو پھر ذرا وضاحت ہو جائے گی۔ اس میں میرٹ کا بھی کالم آتا ہے، میرٹ کے بعد صوبائی کوٹہ بھی آتا ہے۔

جناب چیئرمین : اگر یہ انفارمیشن آپ کے پاس ہے کہ ۱۹۷۴ میں کتنے تھے اور اب کتنے ہیں تو اس سے پتہ چل جائے گا۔

میر نواز خان مروت : اس کے لئے تو پورا ڈیٹا منگوانا پڑے گا اس لئے کہ ۱۹۷۴ کے بعد اور ۱۹۸۶ سے پہلے بڑا فرق ہو گا کیوں کہ ۱۷، ۱۸ سال پہلے کی بات ہے کافی عرصہ گزر چکا ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی : کیا وزیر محترم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آئندہ کے لئے کیا طریقہ کار اختیار فرما رہے ہیں کہ بینک میں بلوچستان کے اس کوٹے کو ایڈجسٹ کیا جا سکے؟

میر نواز خان مروت : جناب بلوچستان کا ویسے ۳،۵ فیصد کوٹہ ہے، کوٹے کے حساب سے اور اگر صرف افسروں کو نہ ملایا جائے اور تمام کو ایگریگیٹ کیا جائے تو اس وقت بلوچستان کے پاس جو کوٹہ ہے وہ ۱۰،۴ ہے، اس طرح اگر ملایا جائے ۔۔۔۔ (مداخلت)۔

جناب چیئرمین : لیکن افسروں اور سٹاف کا بریک اپ ہے؟

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب ہماری اطلاع کے مطابق صرف کوئٹے کی حد تک بلوچستان کے جتنے لوگ سٹیٹ بینک کے اندر کام کر رہے ہیں ان میں ایک سائیکلسٹ ہے، ایک نائب قاصد ہے اور ایک ٹائپسٹ ہے۔

جناب چیئرمین : کوئٹہ میں۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جی کوئٹہ میں۔

میر نواز خان مروت : جناب اس میں ایک بات ہے کہ بلوچستان ڈومیسائل بھی

تو ہوتا ہے حکومت تو ڈومیسائل سے جانتی ہے کوئٹے کا یا خضدار کا کوئی ڈومیسائل ہو تو کام تو وہی کرے گا جناب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: سر کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ سینئر گریڈ ۳ میں اس وقت کوئی آفیسر نہیں ہے آئیندہ کوئی پروگرام ہے کہ بلوچستان کے لوگوں میں سے اس گریڈ میں کسی آدمی کو سلیکٹ select کیا جائے گا۔

میر نواز خاں مروت: سوال کیا ہے ذرا دوبارہ دھرا دیں گے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: آپ نے فرمایا ہے کہ سینئر گریڈ ۳ میں اس وقت بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے گذارش یہ ہے کہ آئندہ بھی آپ بلوچستان کے ڈومیسائل کے کسی آدمی کو consider کریں گے۔

میر نواز خاں مروت: سر! اس میں move-over تو ہے اور میں نے پہلے ہی عرض کیا کہ انشاء اللہ ضرور consider کرینگے ہم کسی کی حق تلفی ہونے نہیں دیں گے۔ خواہ وہ بلوچستان ہو، پنجاب ہو سندھ ہو یا سرحد ہو۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اگلا سوال جناب میر داد خیل صاحب۔

ISLAMIC DEVELOPMENT BANK

168. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount of interest-free capital contributed by various countries to the Islamic Development Bank;

(b) the amount of capital contributed by Pakistan in the said Bank; and

(c) whether there is any ceiling of loan fixed by the said Bank for Pakistan?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) Islamic Dinars 1,952.07 million ($ 2281.023 million).

(b) Islamic Dinars 63.1 million ($ 73.732 million).

(c) No.

be irrelevant but what he is asking is whether there is any system of monitoring instituted by the Federal Government through its own agencies which can then watch and monitor whether in any particular calamity, any assistance is required regardless of whether a Provincial government has asked for it or not? That is a question in fact.

Mr. Zain Noorani: What I am saying, I am willing to reply to that part.

Mr. Chairman: Yes, I think you replied that part.

Mr. Zain Noorani: What I am objecting to is a first part of it.

Mr. Chairman: Well on that I have said actually that that portion except by way of introduction was not relevant.

Mr. Zain Noorani: Right Sir. Now there is no separate monitoring agency as such, the report of the Provincial government and the requirement when asked for is met with by the budget of the Federal Government.

Mr. Javed Jabbar: Sir, does the Minister not feel need for such a mechanism because for instance in Pakistan's history there have been Provincial governments that have tried to discriminate against certain parts of a province because of political differences.

Mr. Zain Noorani: Sir, no discrimination has been made. The Provincial government immediately looking to the situation in the province and the dry spell during the last winter and the famine conditions affecting the Thar desert area of Sind declared certain 'Taulukas' of the areas namely Diplo, Chachro, Nagarparker, Mitti and Umer Kot as calamity hit areas. This of course Umer Kot was excluding the Barrage areas and then necessary measures were taken as follow up action by the Provincial government to mitigate the sufferings of the affected population. The following relief was provided by the Provincial government:

1. Wheat for the affecties at a subsidised rate of 169.29 per hundred kilogram was released every month by the Food Department at their food centre at Mir Pur Khas eversince March 1986 and still being done.

2. Transportation charges from Mir Pur Khas to the calamity-hit areas are being paid by the Relief Department.

3. The government will continue to provide wheat on subsidized rates till October 1986, so far 17,410 bags in the month of March, 17, 130

[Mr. Zain Noorani]

bags in April, 862 bags in May and 6,700 bags in June have been provided. Besides the remission of land revenue collection and other accessories for 1985-86 have been postponed for one year. Then likewise recoveries of the Taqqavi loans have also been postponed for a period of two years.

Mr. Chairman: Thank you. Mir Ghulam Haider Talpur.

Mir Ghulam Haider Talpur: I like to inform the Minister that there are no Taqqavi loans given in the desert areas Sir, because in a desert there is no Barrage from where the cultivation can take place Sir.

Mr. Chairman: I think we are entering into the jurisdiction of the Provincial governments.

Mir Ghulam Haider Talpur: I am sorry Sir.

Mr. Zain Noorani: But I am grateful for the information Sir.

Mr. Chairman: Next question Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel.

RESIDENTIALS PLOTS FOR MEMBERS OF PARLIAMENT IN ISLAMABAD

171. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide residential plots to members of Parliament in Islamabad; and

(b) if so, when the proposal is likely to materialize, if not, the reasons therefor?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) Under the existing Land Disposal Policy 5 per cent quota is fixed for special categories. As soon as any new Sector opens the Members of the Parliament could apply for allotment.

(b) Question does not arise.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ نیا سیکٹر کب تک کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

Mr. Zain Noorani: It will take a few months more.

جناب چیئرمین : فرما رہے ہیں کہ چند مہینے اور لگیں گے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : چند مہینے سے کیا مراد ہے؟

جناب چیئرمین : چند مہینے چند مہینے ہی ہوتے ہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : نہیں ، وہ تو سال میں بھی تبدیل ہو سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : وہ چند مہینے کی بات کر رہے ہیں سال کی نہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ابھی ساتواں مہینہ ہے ، اس کے بعد یہ گزر جائے گا ۔ تو سال بھی آنے والا ہے ۔

جناب چیئرمین : سال کا پہلا مہینہ جولائی ہے financial year کی بات کر رہے ہیں ۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : سپلیمنٹری سر، انہوں نے فرمایا ہے کہ سپیشل کیٹگری اس سے کیا مراد ہے؟

جناب زین نورانی : سر اس میں میرے خیال میں If I give the break up of the quotas, it would be much better. The existing quotas prescribed for the allotment is as follows :

Plots of 500 Sq. Yards and above: General public 50%, serving government servants in Grade 17 and above including employees of autonomous and Semi autonomous bodies and civilian paid from Defence Estimates 20%, Overseas Pakistanis 10%. Professional and special categories including the Members of the National Assembly and the Senate 5%, serving defence personnel 5% and discretionary quota of the CDA 10%.

Plots less than 500 Sq. Yards general public 50%, serving government servants etc. 20%, Overseas Pakistanis 10%, serving defence personnel 5%. Industrial and commercial workers 5%, discretionary quota 10%. But the special discretionary quota of the CDA which was exercised by the Chairman, CDA came under heavy criticism about two months back with the result that the Prime Minister has immediately taken action and suspended the grant of any discretionary quota till such time as a new policy is laid down by the CDA.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل ۔ وہ کہیں گے کہ فریش نوٹس دیں ۔

جناب چیئرمین : سوال تو پوچھ لیں، ممکن ہے فریش نوٹس نہ چاہیئے ہو ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : مجھے معلوم ہے میں تو تفصیلات جانتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : اچھا، اگلا سوال جناب سید فصیح اقبال صاحب ۔

INCOME TAX SYSTEM

169. ***Syed Faseih Iqbal** (Put by Mir Hussain Bakhsh Bangulzai): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to overhaul the present Income Tax system and rid it of unnecessary intricacies; and

(b) the probable time by which the Government will implement the reformed system of Income Tax?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) Yes.

(b) National Taxation Reform Commission is seized of the matter. As soon as its final report is received, appropriate action will be taken in consultation with all concerned.

Mir Hussain Bakhsh Bangulzai: From which organization the final report has been invited Sir?

Mir Nawaz Khan Marwat: National Taxation Reform Commission has been formed Sir, and its final report is awaited.

Mr. Chairman: Any other supplementary? No.

Next Question Mr. Javed Jabbar.

SPECIAL GRANT FOR CALAMITY-HIT AREA OF THAR DESERT

170. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether the Federal Government had provided any special financial grant or food aid to the Government of Sind during the financial year 1985-86 to help alleviate the conditions resulting from drought and famine in the Thar desert of Sind which was declared a calamity-hit area by the Provincial Government; and

(b) if the reply to (a) above be in the negative, the reasons therefor?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mir Zain Noorani): (a) No financial or material aid was provided by the Federal Government as none was asked for by the Sind Government.

(b) Relief and rehabilitation measures, in the calamity affected areas, is primarily the responsibility of the concerned Provincial Governments. The Federal Government extends financial and material support when needed and on the request of the Provincial Government. No request in this case was received from the Government of Sind.

Mr. Chairman: Supplementary? Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Sir, no one is accusing the government of Sind of a lack of sincerity or competence but my personal travels in the Thar desert recently have convinced me that the people do face extremely calamitous condition. So does the Federal Government have a system by which if a Provincial government does not render due assistance it maintains a monitoring mechanism to ensure that injustice is not perpetrated on the people of Pakistan purely because a request is not received from the Provincial government.

Mr. Chairman: Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani: Sir, now before I answer the supplementary, question I need your ruling, and the ruling is: does the first part of it which is just a matter of opinion or a speech forms part of the proceedings or will you have it expunged?

Mr. Chairman: I think he was trying to introduce the subject that if there is a Provincial government that part. if there is any aspersion or reflection on the conduct of the Provincial government that of course would

انجینئر سید محمد فضل آغا: انہوں نے فرمایا ہے کہ parliamentarians
کے لیے ۵ فیصد کوٹہ رکھا ہے تو اس کے لیے فرض کریں ۵ فیصد لوگ زیادہ apply
کرتے ہیں تو اس ۵ فیصد میں سے پلاٹ الاٹ کرنے کا criterian کیا ہے۔

جناب زین نورانی: سر پہلے تو I am being miss quoted
پھر میں نے نہیں کہا کہ پارلیمنٹیرین کے لیے ۵ فیصد کوٹہ رکھا ہے سپیشل کیٹگری جس
میں پارلیمنٹرین بھی آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پروفیشنل اور پارلیمنٹرین سب اکٹھے کر کے تو naturally
لاٹس ڈرا کریں گے اور کیا کریں گے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: اچھا جی یہ ٹھیک ہے۔ Thank you

جناب چیئرمین: جناب سومرو صاحب:

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, the question was whether there was any proposal under consideration of the Government to provide residential plots to members of Parliament in Islamabad. The answer to that should merely be 'no' but the reply that I have heard is different.

Mr. Zain Noorani: That was in reply to a supplementary question. My answer to the question in part (b) is that the 'question does not arise'.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I am talking about part (a) of the question.

Mr. Zain Noorani: The reply to part (a) is: "Under the existing Land Disposal Policy 5 per cent quota is fixed for special categories. As soon as any new sector opens the members of the parliament could apply for allotment."

Mr. Ahmed Mian Soomro: The question is whether there is any quota fixed for members of parliament?

Mr. Chairman: He does say that 5 per cent quota fixed for special categories includes members of parliament. There is no separate quota for members of parliament but they are included in the special quota of 5 per cent.

Mr. Ahmed Mian Soomro: They could be also included in the general public.

Mr. Chairman: That is a category apart—a category by itself. Next question. Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel.

TRADE DELEGATIONS

172. ***Mr. Abdul Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the steps taken by the Export Promotion Bureau to increase the volume of exports;

(b) the number of trade delegations sent abroad during the year 1982-83 for the promotion of exports; and

(c) the actual figures of exports during the year 1978-79 and percentage of increase in the export during the period from 1982 to 1984?

Mr. Mohyuddin Baluch (Answered by Mr. Salim Saifullah Khan): (a) Main steps taken by Export Promotion Bureau are:—

(i) Participating in trade fairs held abroad.

(ii) Sponsoring of businessman delegations from Pakistan to foreign countries.

(iii) Encouraging visits of trade delegations and purchase missions from foreign countries.

(iv) Export Promotion and market development activities including training of businessman, holding of seminars and market studies within the framework of UNDP assisted project.

(v) Survey and study of export potential of Pakistan.

(vi) Dissemination of information to business community on export opportunities.

(b) During 1982-83 five trade delegations were sent abroad.

(C) Year	Exports (million $)	% increase/decrease over previous year	
1978-79	1710	—	—
1979-80	2365	(+)	38.3
1980-81	2958	(+)	25.1
1981-82	2664	(—)	16.7
1982-83	2695	(+)	9.4
1983-84	2768	(+)	2.7

جناب چیئرمین : جناب میرداد خیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جو وفود بھیجتے ہیں اس میں صوبہ وار تعداد کیا ہے!

جناب چیئرمین : جناب سلیم سیف اللہ خان صاحب!

جناب سلیم سیف اللہ خاں : جناب والا! اس کی انفارمیشن تو میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے چونکہ یہ سپیشلائزڈ ڈیلی گیشنز ہوتی ہیں ، میں اتنا بتا سکتا ہوں کہ جو پانچ وفود گئے تھے ان میں ایک جنرل ٹریڈ کا ڈیلیگیشن تھا ایک ٹیکسٹائل کا تھا ایک potato sales کا تھا ایک لیدر اور لیدر پروڈکس کا تھا اور ایک جیول ٹریڈ ڈیلیگیشن کا تھا ممالک کے نام میرے پاس ہیں لیکن یہ ڈیلیگیشن کو ٹھ وائز نہیں جاتے .... (مداخلت)

جناب چیئرمین : ان کی composition کیا تھی کیا ان میں تمام صوبوں کے نمائندے شامل تھے یا نہیں تھے ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : یہ انفارمیشن اس وقت میرے پاس نہیں ہے فریش نوٹس ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا حکومت کے زیر غور ہے کہ وہ وفود جب تجارت کے بھیجتے ہیں تو اس میں labour کا کوئی نمائندہ بھی ہوتا ہے ؟

جناب چیئرمین : جناب سلیم سیف اللہ خان صاحب ۔

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ تو ایک ایکسپورٹرز ٹریڈرز کے ڈیلی گیشنز ہوتے ہیں اس میں لیبر کے نمائندے شامل نہیں ہوتے ۔

جناب چیئرمین : لیبر والے آئی ۔ ایل ۔ او میں جنیوا جاتے ہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : نہیں ۔ میں نے کہا کہ ویسے وہ تجارتی وفود ہوں یا خیر سگالی وفود ہوں اس میں شامل ہوتے ہیں یا نہیں ؟

جناب سلیم سیف اللہ خاں : جی نہیں ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال جناب علی نواز تالپور صاحب نمبر ۱۷۳ ۔

Persons on Deputation in Federal Land Commission

173. ***Mr. Ali Nawaz Khan Talpur:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of persons from Provincial Revenue Department whose services were placed at the disposal of Federal Land Commission; and

(b) The following four officers have completed more than five years of their years indicating the names of such persons and the reasons for retaining them beyond their prescribed tenure in the Federal Land Commission?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) 13.

(b) The following four officers have completed more than five years of their service in the Federal Land Commission:—

	From
1. Mr. Khurshid Ahmad. Secretary, Federal Land Commission, Rawalpindi.	Baluchistan Government since 1-7-1978.
2. Makhdoom Fazal Ellahi. Inspection officer, Inspection Team, Lahore.	Punjab Government since 20-3-1980.
3. Ch. Hakam Ali. Assistant. Inspection officer, Inspection Team, Lahore.	Punjab Government since 15-10-1977.
4. Mr. Irfan Ali Sabri, Inspection Officer, Inspection Team, Hyderabad.	Sind Government since 12-9-1978.

Services of the above officers/officials were placed at the disposal of the Federal Land Commission by the provincial governments for indefinite periods. They are not covered by normal terms and conditions of deputation, as such the maximum limit of five years' tenure is not applicable to them.

Mr. Ali Nawaz Khan Talpur: Sir, my question has been printed correctly in urdu but there is a printing error in English.

Mr. Chairman: Can you point out the error.

Mr. Ali Nawaz Khan Talpur: I can read it out in Urdu. It says:

(الف) صوبائی محکمہ مال کے ان ملازمین کی تعداد کیا ہے جن کی خدمات وفاقی اراضی کمیشن کی صوابدید پر تھی اور

(ب) مذکورہ بالا افراد کی تعداد کیا ہے اور نام کیا ہیں جو زیادہ سے زیادہ پانچ سال کی مدت مکمل کر چکے ہیں اور ان افراد کو وفاقی اراضی کمیشن میں ان کی مقرر کردہ وقت سے زیادہ کیوں رکھا گیا ہے؟

That is my question. In Urdu it has been printed correctly but in english it is wrong. I have pointed this out to the Secretary.

Mr. Chairman: Right, it would be corrected. Who is answering on behalf of Sahabzada Yaqub Khan?

Mr. Zain Noorani: I am answering it but would you kindly tell me what is the difference between the Urdu and English versions?

Mr. Chairman: I think in urdu version the question was ....*(interruption)*

Mr. Zain Noorani: It is not printed at all in English.

Mr. Chairman: No, it is printed.

Mr. Ali Nawaz Khan Talpur: Sir, in Urdu it is printed correctly.

In English part (a) is OK but part (b) is not correct.

An honourable Member: It is not printed.

Mr. Chairman: Question No. 173 is printed, who says that it is not printed.

In part (a) the question was:

"(a) the number of persons from Provincial Revenue Department whose services were placed at the disposal of Federal Land Commission;"

then next part (b) was: "(b) Number of such persons who have completed the maximum tenure of five years indicating the names of such persons and the reasons for retaining them beyond their prescribed tenure in the Federal Land Commission?"

This part has been wrongly printed. The answer has come on the top.

Mr. Zain Noorani: It is printed but it is jumbled up.

Mr. Chairman: It is jumbled up, quite correct.

Mr. Ali Nawaz Khan Talpur: Supplementary, Sir.

Is there any Government rule allowing Federal Government to borrow officers from provincial government except on deputation?

Mr. Zain Noorani: There are two ways of obtaining officers from a provincial government - one is by deputation and the other is by transfer. The officers on deputation have got to revert to their parent province after the completion of a tenure of five years whereas the officers on transfer although they retain their lien in the provincial Government can continue for more than five years.

Mr. Ali Nawaz Khan Talpur: Supplementary, Sir.

Will the honourable Minister be pleased to state the terms of Establishment Division's OM dated 4th November, 1980 according to which the deputation period is normally three years but is not extended beyond five years. How have these People been retained beyond five years?

Mr. Zain Noorani: Because these people are not on deputation.

Mr. Chairman: This is what I think the answer says.

Mr. Ali Nawaz Khan Talpur: Is it not allowed that a man on deputation is posted in the same grade or a maximum only one grade above and whether it is not a fact that in its violation Mr. Khurshid Ahmed who was in grade 16 in Baluchistan Government at the time of his deputation to Federal Land Commission was appointed in grade 18 and is now serving in grade 19, Sir?

Mr. Zain Noorani: The question does not arise since he is not on deputation.......*(interruption)*

Mr. Chairman: Next question. 174. Khawaja Kamal-ud-din Anwar.

UTILIZATION OF H.B.F.C. BUILDING

174. ***Khawaja Kamal-ud-din Anwar** (Put by Syed Abbas Shah): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that as disclosed by the daily Muslim dated 17th June, 1986, the matter regarding utilization of House Building Finance Corporation's huge building in Islamabad is still undecided resulting in great loss to Government; and

(b) whether the Government intends to take appropriate action in this regard in the near future?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) The building was constructed by the House Building Finance Corporation to provide additional office space for Federal Government and its semi-public and autonomous corporations at Islamabad. The HBFC has decided to sell the building to a Government agency.

(b) The Government is providing the necessary help to House Building Finance Corporation in the sale of its building.

Syed Abbas Shah: What is the total cost of this building?

Mir Nawaz Khan Marwat: About Rs. 12 crore Sir.

Syed Abbas Shah: Was it constructed without any planning became that could not be utilized now?

Mir Nawaz Khan Marwat: This was decided by the previous regime. I go back to the period, very much before Martial Law much before 1977, this decision was taken in those days. Now it is also being utilized by the Government in order to accommodate the Government offices. Since the House Building Finance Corporation office is situated in Karachi and it will need such a specious building for itself and this amount of Rs. 12 crore will be given loan to the people for building houses which will be needed here.

Syed Abbas Shah: Do you expect this price on the sale of it, I don't think........*(interruption)*

Mir Nawaz Khan Marwat: The efforts are being made by the Government to assist the House Building Finance Corporation to sell it on an appropriate market price.

جناب چیئرمین : جناب شاد محمد خان صاحب !

جناب شاد محمد خاں : صرف ان کو خوش کرنے کے لیے جو کراچی سے آنا نہیں چاہتے یہ دفتر یہاں شفٹ نہیں کرتے ۔

میر نواز خاں مروت : یہ ان کے لیے نہیں ۔ کراچی کے لیے نہیں ہے، چونکہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کا سب سے زیادہ قرضہ وہاں کے لوگوں کے ذمے واجب الادا ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ معاملہ فیڈرل انسپیکشن ٹیم نے بھی ایگزامن کیا تھا اگر اس کو وہاں سے شفٹ کیا تو ۳۵۰ خاندانوں کے لیے گھر کا بندوبست بھی یہاں کرنا پڑے گا ۔ یہ حکومت پاکستان کے دفاتر جو مختلف پرائیویٹ بلڈنگوں میں ہیں ان کو سرکاری بلڈنگ میں لے جایا جا سکے گا ۔

جناب چیئرمین : شکریہ اگلا سوال ، فضل آغا صاحب ۔ سوال نمبر ۷۳ ۔

POPULATION OF PAKISTAN

73. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister Incharge of the Statistics Division be pleased to state:

(a) total population of Pakistan as per 1981 Census;

(b) total population of each province separately; and

(c) the percentage ratio of Baluchistan Province as compared to the total population of the country?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) Total population of Pakistan according to the 1981 Census was 84,253,644.

(b) total population of each province was as under:—

NWFP	11,061,328
FATA	2,198,547
Punjab	47,292,441
Sind	19,028,666
Baluchistan	4,332,376
Islamabad	340,286
	84,253,644

(c) The percentage ratio of population of Baluchistan Province was 5.14 of total population of the country.

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Supplementary Sir. Why has Sind population been shown separately?

Mr. Chairman: Separately from the.....*(interruption)*

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: From Punjab.

Mr. Chairman: Is Sind a part of Punjab?

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sorry Sir, Islamabad.

Mr. Chairman: It is a Federal territory.

Mir Nawaz Khan Marwat: You see Sir, that in the Senate its representation is also given separately.

Mr. Chairman: It is a separate entity. سید فضل آغا صاحب!

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب گذارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بلوچستان کی آبادی ۵،۱۴ ہے اور یہ ۱۹۸۱ سے چلی آرہی ہے لیکن کہا یہی جاتا ہے کہ ہمیں ۵،۳ فیصد کی نمائندگی دی جاتی ہے جب کہ مشکل سے ایک فیصد دیتے ہیں۔ کیا یہ کیبنٹ یا گورنمنٹ کے زیر غور ہے کہ آبادی کے مد نظر ۵،۱۴ فیصد کی نمائندگی ہمیں دیں گے اور کب سے دیں گے؟

جناب چیئرمین: جناب مروت صاحب۔

میر نواز خاں مروت: یہ تازہ مردم شماری جب بھی ہوگی کسی جگہ آبادی بڑھی ہوگی اور کہیں کم ہوئی ہوگی۔ لوگ ترک سکونت کرتے ہیں بہر حال، مردم شماری پورے ملک کی ہوتی ہے۔ کسی صوبے کی علیحدہ نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین: سوال یہ تھا کہ ۱۹۸۱ء میں جو مردم شماری ہوئی اس کے مطابق بلوچستان کی آبادی کا تناسب ۵.۱۴ آرہا ہے سروسز میں جو کوٹہ آپ نے مقرر کیا ہے اس میں ۳.۴ ہے۔ دریافت یہ کر رہے ہیں کہ کیا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق کوٹہ کر دیا جائے؟

میر نواز خاں مروت: دیکھئے جناب! کوٹے کو تو ہر وقت ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا۔ فی الحال تو یہی کوٹہ رہے گا اور جو کوٹہ ان کو الاٹ ہے۔ انشاءاللہ اس کی پاسداری ضرور کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں جب مردم شماری ہوتی ہے تو کوٹہ بھی بدلنا ہے۔

میر نواز خاں مروت: جب آبادی کی ریشو بڑھے گی تو یقیناً اس کے حساب سے کوٹہ دیا جائے گا۔

انجینیر سید محمد فضل آغا: میں بڑے ادب سے گذارش کروں گا کہ مروت صاحب اس کو ordinary court سمجھ کر ہر ممبر کو اپنی جیب سے جواب دے دیتے ہیں اور ہر بات کو یہ مذاق میں لے لیتے ہیں۔ یہ بڑا serious سوال ہے کہ ۸۱ء کی مردم شماری میں ہمارا تناسب ۵.۱۴ فیصد ہے لیکن ہمیں ۳.۵ فیصد consider کر رہے ہیں۔ گذارش یہ ہے کہ آپ ہمیں کب سے ۵.۱۴ فیصد کا کوٹہ دیں گے؟

میر نواز خاں مروت: میں نے عرض کیا۔ یہ وقتاً فوقتاً examine کیا جاتا ہے۔ جب یہ ایگزامن ہوگا۔ انشاءاللہ بلوچستان کی حق تلفی نہیں ہوگی۔

انجینیر سید محمد فضل آغا: آپ بھی حکومت ہیں۔ آپ اس کو کب ایگزامن کر رہے ہیں؟

میر نواز خاں مروت : تاریخ تو اس وقت میں آپ کو نہیں دے سکتا اس لیے کہ اس کے لیے باقاعدہ متعلقہ منسٹری سے رپورٹ منگوانی پڑے گی ۔

جناب چیئرمین : یہی انفرمیشن ان کو چاہیئے کہ کب تک یہ ہو سکتا ہے ۔ وہ انفرمیشن آپ سے لے کر ان کو مہیا کر دیں ۔

میر نواز خاں مروت : بہتر جناب !

جناب چیئرمین : جی جناب وسیم سجاد صاحب !

Mr. Wasim Sajjad: Sir, will the Minister agree that growth in population has been abnormal and the Population Planning Department and the population planning policies have totally failed in this country?

Mir Nawaz Khan Marwat: I could not follow the question, if he would be kind enough to repeat it again.

جناب وسیم سجاد : میں اردو میں کہہ دیتا ہوں جی ۔ کیا وزیر صاحب یہ تسلیم کریں گے کہ پاکستان میں آبادی کی شرح غیر معمولی طور پر بڑھی ہے اور آپ کی پاپولیشن پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کی پاپولیشن پلاننگ پالیسیز مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں ۔

(مداخلت) ...

جناب چیئرمین : میرے خیال میں سوال کا براہ راست آپ جواب دیں کہ کیا واقعی آبادی کی شرح غیر معمولی طور پر بڑھی ہے یا نہیں ۔

میر نواز خاں مروت : غیر معمولی طور پر تو نہیں بڑھی ہے ۔ اس لیے کہ یہ کہیں ۳،۳ فیصد ہے اور کہیں ۲،۷ فیصد ہے ۔ اس وقت جیسے پنجاب میں ۲،۷ فیصد ہے ، سندھ میں ۳،۳ فیصد ہے ۔

جناب وسیم سجاد : جناب وزیر صاحب نارمل کسے سمجھتے ہیں اور ابنارمل کسے کہیں گے ؟

میر نواز خاں مروت : نارمل یہ ہے کہ ۳ فیصد یا ۲ فیصد اگر اتنے بڑے ملک میں بڑھے ۔ اس میں آپ کو اپنے معاشرے اور حالات کو بھی پیش نظر رکھنا پڑے گا ، اگر کوئی ۲ فیصد اور ۳ فیصد ہے تو میرے خیال میں یہ رجحان کافی حد تک چیک ہو چکا ہے ۔

جناب چیئرمین: آبادی میں اضافہ کے لیے ۱۲ ورس ۳ فیصد میں بہت فرق ہوتا ہے۔ بہرحال اگلا سوال جناب فضل آغا صاحب۔

BALUCHISTAN DOMICILED STAFF IN C.D.A.

74. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total number of gazetted and non-gazetted staff working in different grades (grade wise) in C.D.A. at present; and

(b) the number and names of the persons with Baluchistan domicile out of the above staff?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) Total number of persons employed by the CDA is 9648. Scale-wise break up is at Annexure 'A'.

(b) Presently the number of employees in different scales in the CDA with Baluchistan domicile is twelve. Their names are given in Annexure 'B'.

Annexure 'A'

STATEMENT SHOWING THE POSITION OF SERVING OFFICERS/STAFF OF B-1 TO B-21 IN C.D.A.

BPS No.	Total Number of Regular Serving Officers/Staff	Total Number of Work-Charged Staff
1	2	3
1	1627	3798
2	71	281
3	12	18
4	117	37
5	509	1050
6	55	332
7	372	116
8	38	18
9	42	6
10	1	18

1	2	3
11	362	10
12	81	—
13	90	—
14	22	—
15	35	—
16	193	—
17	183	—
18	115	—
19	34	—
20	4	—
21	1	—
Total ..	3964 + 5684	9648

Annexure 'B'

LIST OF EMPLOYEES BELONGING TO BALUCHISTAN PROVINCE

S. No.	Name	Designation and Pay Scale
1.	Mr. Saadullah Khan Zamri ..	Dy. Director (BPS-18).
2.	Doctor Amir Hamzah Gharshine ..	Doctor (BPS-18).
3.	Syed Imran Shah	Accounts Officer (BPS-17).
4.	Mr. Mukhtar Ahmed	Sub-Engineer (BPS-11).
5.	Mr. Agha Mohammad	Sub-Engineer (BPS-11).
6.	Mr. Sajid Rashid	Supervisor (BPS-6).
7.	Mirza Hussain	Plumber (BPS-5).
8.	Mr. Samer Khan	Lift Operator (BPS-5).
9.	Mr. Khan Mohammad	Driver (BPS-4).
10.	Mr. Ghulam Abbas	Mate (BPS-2).
11.	Mr. Saidullah	Helper (BPS-1)
12.	Mr. Mohammad Alvi	Helper (BPS-1).

Mr. Zain Noorani: May I seek your indulgence before any supplementaries are asked. I feel it would be in the interest of the members of the Senate if I explain it further.

Mr. Chairman: Please.

Mr. Zain Noorani: I am afraid, I will have to make an humble admission of lack on the part of CDA and that is that CDA was under the impression that these quotas were applicable to recruitments to the posts of BPS-17 and above only. However, this is not correct and instructions have since been given to CDA to strictly observe the prescribed quota in filling up all the vacancies. In pursuance of the Government instructions, CDA has decided that in future all the posts even below BPS-17 in regular cadres also be advertised in the national press giving wide publicity to ensure that due representation is given to all the Provinces including Baluchistan. Now at this stage Sir, I would like to thank the honourable Senator for this very important question who brought to my notice this fact with the result that we have given immediate instructions, that not only should they fill in posts in future as they have taken a decision but that the lapses in the filling of Provincial quotas in the past should be made up first before other people are accommodated so that the provincial quotas are first regularized and then recruitment should be made.

جناب چیئرمین: جی فضل آغا صاحب، ضمنی سوال۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب والا! میں وزیر صاحب کا بڑا ممنون ہوں کہ انہوں نے بڑی شرافت سے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ واقعی ہمیں صحیح کوٹہ نہیں ملا ہے لیکن ایک بات کی طرف ان کی توجہ اب بھی دلانا چاہتا ہوں کہ گریڈ ۱۷ اور اس سے اوپر میں ہمیں ابھی تک ایک پرسنٹ کوٹہ بھی نہیں ملا ہے جہاں تک گریڈ ۱ تا ۱۶ کا تعلق ہے وہ تو neglegible ہے تو یہ بات آئندہ کیلئے ذہن میں رکھیں کہ بلوچستان کو آئندہ کے لیے پورا کوٹہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں، وضاحت تو ہو چکی ہے اور آپ کے ہی سوال پر ہوئی ہے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب بہت شکریہ۔

An honourable Member: One Question, Sir. Will the Government consider disciplinary action against those persons responsible for this lapse and failure to implement Government policy?

Mr. Chairman: Janab Zain Noorani Sahib.

Mr. Zain Noorani: Whereas the honourable Senator is insisting on disciplinary action but it is a matter of interpretation. They interpreted the circular in a certain manner and before even this question came, they were informed by the Government of the day that their interpretation was not alright. It even applies to others also. I don't think it was a deliberate lapse on their part.

Mr. Chairman: Next question—Fazal Agha Sahib.

PURCHASE OF ROAD CONSTRUCTION MACHINERY

75. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that during the construction of Sibi, Talli, Kahan, Kohlu road the construction machinery was purchased at the cost and out of the allocation for the said road;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, then should not these machinery have been handed over to the Provincial Government after the completion of the said road; and

(c) the total items of machinery purchased against this road and the items of machinery handed over to the Provincial Government concerned by N.L.C.?

Dr. Mahbub-ul-Haq: (a) An amount of Rs. 48.885 million has been expended by National Logistic Cell on purchase of construction machinery for road Sibi—Kohlu—Kahan—Rakhni. This amount includes purchases made both for localy manufactured and imported machinery Rs. 47.611 million as the cost of imported machinery has been incurred by NLC out of its own funds and has not so far been debited to the above project due to inadequate allocations made by the Government of Baluchistan.

(b) The project is still ongoing and a length of 60 kilometers out of a total of 358 kilometers has been completed so far. The machinery/residual cost of the machinery is planned to be handed/transferred to the Provincial Government on the completion of the project.

(c) The list of machinery is attached at Annexure 'A'. No item of the machinery purchased against the above project has been handed over to the provincial government because:—

(a) The project is still under construction for which the machinery is required.

(b) The Baluchistan Government has not made any payments so far regarding the cost of imported machinery.

Annexure 'A'
To HQ NLC GHQ Rawalpindi
Letter No. 1602/PLANS/NLC
Dated May 1986

LIST OF MACHINERY

S. No.	Items	Quantity
	IMPORTED	
1.	Komatsu Model-D-80 A-18 Bulldozer 220 HP ..	4
2.	Komatsu Model D-50 A-17 Bulldozer 1750 RPM ..	4
3.	Komatsu Model GD 605 A-2/3 Grader 145 HP ..	9
4.	Hotta Asphalt Distributor	4
5.	Komatsu Model W-70 Wheel Loader	2
6.	Bunce Two Way Towed Sweepet	4
7.	Hino Water Bowzer	20
8.	Hino Dump Truck	30
9.	Niigata Aggregate Spreader	4
10.	Excavator PC-20	2
11.	Komatsu Model EC 75 Z Air Compressor ..	4
	LOCALLY PURCHASED	
12.	Mobile Crusher Plant with Conveyor 40—50 Ton Capacity	2
13.	Concrete Mixer Machine	6

انجنیر سید محمد فضل آغا: انہوں نے فرمایا ہے کہ چونکہ ابھی روڈ کی completion نہیں ہوئی ہے اور یہ پراجیکٹ On-going Project ہے تو کیا ڈاکٹر صاحب فرمائیں گے کہ اس پر کام آج کل ہو رہا ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر محبوب الحق: اس پر کام ہو رہا ہے، اگرچہ کام سست ہو رہا ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس پراجیکٹ کو فارن ایڈ فنڈز سے کچھ فنڈز مل جائیں کویت ڈویلپمنٹ فنڈ اور سعودی ڈویلپمنٹ فنڈ، اس پراجیکٹ کو consider کر رہا ہے کہ اس کیلئے فنڈز دیئے جائیں اس کے علاوہ اگر اور کچھ ایڈیشنل فنڈز مل گئے تو اس پر کام کی رفتار تیز ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: فضل آغا صاحب۔

انجنیر سید محمد فضل آغا: گزارش ہے کہ کیا ڈاکٹر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ اس پراجیکٹ کے لیے این ایل سی نے جتنی مشینری اس روڈ کے لیے خریدی تھی وہ سائٹ پر موجود ہے یا وہ وہاں سے شفٹ ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب۔

Dr. Mahbub-ul-Haq : Under the rules, it has to be present on the site. We havn't physically inspected it but it must be on the site till the work is completed and after that it has to be transferred back to the Provincial Government.

Mr. Chairman: Unless it has worked for repairs....(interruption)

Dr. Mahbub-ul-Haq : Unless it has worked for repairs in which case one is to have audited the project, Sir.

انجنیر سید محمد فضل آغا: آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ سائٹ سے مشینری شفٹ ہو گئی ہے اور physically site پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے اور جتنا پورشن انہوں نے بنایا تھا وہ بری طرح damage ہو گیا ہے۔

Dr. Mahbub-ul-Haq : Sir, I am grateful to the Senator for this information and I shall be glad to ask the Project Wing to investigate and to see what the situation in the field is.

Mr. Chairman: Thank you.

اگلا سوال، عبدالرحیم میرداد خیل صاحب!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: سوال نمبر ۷۶، جناب۔

SUSPENSION PERIOD IN NATIONALIZED BANKS

76. ***Mr. Abdul Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the normal period prescribed for the suspension of the employees/Officers of the nationalized banks, when no case against them is *sub-judice;*

(b) the period prescribed for serving charge-sheet to the said employees/Officers after their suspension ;

(c) the period in which the administration is bound to decide the cases of the suspended officers/employees, after which they are entitled to reinstatement;

(d) if there is any prescribed period for the action mentioned in (a), (b) and (c) above, whether the administrations of the said banks have any special powers to over-ride the time-limits referred to above and the decisions of the Bank Employees Wage Board in this behlalf; and

(e) if reply to part (d) above be in the negative, the reasons for keeping under suspension the following employees of the Pindi Cantt Branch

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

of the National Bank for an indefinite period:—

S. No.	Name	Designation	Date of Suspention
1.	Mr. Muhammad Naeem.. ..	Cashier	31-10-1985
2.	Mr. Arshad Mahmood	Do.	Do.
3.	Mr. Muhammad Younas ..	Officer Grade III	Do.
4.	Mr. Muhammad Farooq Abbasi ..	Do.	Do.
5.	Mr. Muhammad Siddiq	Do.	Do.
6.	Mr. Kabir Ahmed	Godown Inspector	9-6-1985?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) No specific period for suspension of an employee/officer of the nationalised banks is prescribed in Staff Service Rules of the banks.

(b) No specific period is prescribed for serving charge sheet to an employee/officer after his suspension. It depends on the time required for investigation of the case whereby the lapses of the subject official are determined.

(c) No specific period is prescribed for deciding disciplinary cases or the re-instatement of the suspended employee/officer.

(d) In view of the position stated in (a), (b) and (c) above, the question of special powers does not arise. The decision of the Wage Commission is that the period of suspension shall be limited to a period not exceeding 3 months in non-cognisable cases. The Wage Commission, however, further decided that this limitation shall apply only in cases where there are no statutory rules under a bank or financial institution's own charter. Since the nationalised commercial banks have their own Staff Service Rules, the above decision of the Wage Commission is not applicable to them.

(e) Since disciplinary proceedings against the officials have not yet been finalized, they are under suspension.

جناب چیئرمین: میرداد خیل صاحب، ضمنی سوال؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! اجرت بورڈ کے پیراگراف ۲۳۰ میں فیصلہ دیا گیا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر تمام کیسوں کا فیصلہ کرنا ضروری ہے تو پھر ان ملازمین کو نو ماہ تک کیوں لٹکائے رکھا ہے ۔

میر نواز خاں مروت : اس جواب کو غور سے پڑھا جائے تو اس میں صاف لکھا ہوا ہے ۔

No specific period is prescribed for serving charge sheet to an employee/officer after his suspension. It depends on the time required for investigation of the case whereby the lapses of the subject official are determined.

یہ generally سب کے لیے جواب دیا گیا ہے ۔ کیا جناب انہوں نے پیراگراف کے متعلق پوچھا ہے ؟

جناب چیئرمین : انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ normally کیسوں کا فیصلہ تین مہینوں میں ہو جاتا ہے ، اور آپ نے جو کیس نو ، نو ، ماہ تک suspended کر رکھے ہیں اس کی وجہ کیا ہے ؟

میر نواز خاں مروت : ان کی بات اپنی جگہ صحیح ہے ، ویج کمشن کے جو فیصلے ہیں ۔

I will read out from that, Sir: There was a decision taken for an award by the Wage Commission for the banks and the financial institutions that the period of suspension under Efficiency and Discipline Rules that is the Banks and Financial Institution Rules, 1975, shall be limited to a period not exceeding 3 months.

انہوں نے بالکل صحیح فرمایا ہے لیکن ۔

That is in non-cognizable cases. The said rules shall, however, apply only in cases where there are no statutory rules under a bank or a financial institution of its own charter. Now, Sir, banks and other institutions having their own rules that 3 months will not be applicable to them and then in a cognizable offence when one is charged for fraud or anything, even that will again not apply, Sir.

جناب چیئرمین : شکریہ ، میرداد خیل صاحب !

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا حکومت نے جس نئے ویج بورڈ کا اعلان کیا ہے کیا یہ بنک کے ان ملازموں کی ملازمت کے تحفظ کو یقینی بنانے کے

اقدامات پر عمل کرے گا۔

میر نواز خاں مروت : میں نے عرض کیا ہے کہ ان کے اپنے علیحدہ رولز ہیں اور یہ ویج کمیشن کا فیصلہ ہے اور میں نے اسی کو quote کیا ہے کہ بنکوں کے جہاں اپنے رولز ہیں، ان پر دوسرے رولز apply نہیں کریں گے اور یہی ویج کمیشن کا فیصلہ ہے۔ میں نے یہی عرض کیا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب وسیم سجاد۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, will the honourable Minister agree that workers employed by nationalized banks are governed by the Standing Orders Ordinance of 1968 and if that be so, then there is a fixed period for suspension and also a period during which a charge-sheet has to be served on the workers?

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, I think, cases in which the FIR is lodged and one is tried by the court, as I earlier said, is a case of an ordinary type. I think, this period will not apply.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the question was will the Minister agree that workers are governed by the Standing Order Ordinance of 1968 and if that be so, then the period is fixed for suspension and for issuance of a charge-sheet?

Sir, first question is: . Does the Standing Order Ordinance apply to workers?

Mir Nawaz Khan Marwat: That will require a fresh notice definitely it involves a legal question. It will definitely require a fresh notice, whether they would be covered by Labour Laws or whatever for that I would require a fresh notice. Because it will be in the light of the law which will be applied.

Mr. Chairman: Right. This brings us to the end of the Question Hour. The rest of the questions will be taken as read.

Import Licences Issued for the Purchase of Motor Cycles

†77. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the value of import licences issued to motor cycles and scooters manufacturing companies in the country during the period from July 1982 to March 1986; and

---

†Question Hour being over the remaining questions together with their Answers were placed, on the Table of the House.

(b) the names of items excluded from the import list for their indigenous manufacturing under the Government policy indicating also the names of the companies undertaking their manufacture?

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) The value of import licences issued from July, 1982 to March, 1986 to motor cycle and scooter manufacturing companies is as under:—

Year	Value (Rs. Million)
1982-83	154.32
1983-84	200.441
1984-85	228.622
1985-86 (July—March)	253.735

(b) A list of items/parts manufactured by the units either through in-house or through sub-contracting arrangements are at Annex I—VI.

The following units are engaged in manufacture of motorcycle and scooter components in the country:—

1. Messrs. Dawood Yamaha Limited.
2. Messrs. Sind Engineering Ltd.,
3. Messrs. Saif Nadeem Kawaskaki.
4. Messrs. Panjdarya Limited.
5. Messrs. Atlas Autos Limited.
6. Messrs. Novelty Enterprises.

TRADE FAIR GROUND

78. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether the Trade Fair ground at Gulshan-e-Iqbal, Karachi, belonging to the Export Promotion Bureau (Ministry of Commerce) was

(Annexure have been placed in the Library.)

[Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui]
an Exhibition Complex and has now been taken over by the Sind Government for converting it into a Police Line; and

(b) if so, what immediate action the Federal Government proposes to take to safeguard the interests of Commerce and Industry, particularly for Commercial and Industrial Exhibitions being of paramount importance for the growth of industry and Commerce.

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) A part of the EPB Exhibition Site is presently under the possession of the Government of Sind.

(b) The Provincial Government has been approached to vacate their possession of the site.

IQRA TAX

79. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddique:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state how the Iqra tax is being utilized and whether the Government has prepared any plans for its proper and equitable utilization throughout the country.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The amount collected through Iqra Surcharge is utilized in meeting the expenditure on education. In 1985-86, receipts on account of Iqra Surcharge were estimated at Rs. 4168.00 million (Revised Estimates) while the expenditure on education is about Rs. 12840 million. In 1986-87 expenditure on education will be about Rs. 14430 million against estimated Iqra Surcharge receipt of Rs. 4397 million.

As regard plans for proper and equitable utilization of Iqra receipt, the Prime Minister has constituted an Iqra Board under his Chairmanship, which includes the Ministers for Finance and Economic Affairs, Education and Planning and the four Chief Ministers of the provinces as its members. The Board shall decide the policy regarding utilization of Iqra Fund in future.

80. Already replied on 14th July, 1986.

BENEFICIARIES OF LOANS ADVANCED BY NATIONALIZED BANKS

81. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of beneficiaries in each nationalised bank who have been advanced loans in amounts exceeding Rs. 10 million and the proportion that such advances constitute of the

total advances of each and every nationalised bank from July, 1980 to July, 1985?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The information is given in the attached statement.

STATEMENT SHOWING THE NUMBERS OF PRIVATE SECTOR BENEFICIARIES AND THE AMOUNTS OF LOANS ADVANCED TO THEM IN AMOUNT EXCEEDING RS. 10 MILLION AND THE PROPORTION THESE AMOUNTS CONSTITUTE OF THE TOTAL AS ON 30-6-1986

(Amount in Million Rs.)

Calendar Year	National Bank		Proportion of Total %	Habib Bank Ltd.		Proportion of Total %	United Bank		Proportion of Total %	M. C. B.		Proportion of Total %	Allied Bank		Proportion of Total %
	No.	Amount		No.	Amount		No.	Amount		No.	Amount		No.	Amount	
1980	122	1,416	12.0	132	5,631	34.7	46	669	6.6	57	1194	19.3	22	756	23.7
1981	133	2,061	15.0	182	6,591	34.5	58	809	4.8	110	2377	32.9	23	501	14.4
1982	160	2,385	15.9	219	6,106	24.3	57	1211	8.8	123	2480	26.6	33	1164	25.5
1983 :. ..	185	3,604	18.8	279	7,689	24.3	137	2976	16.1	172	4691	45.7	54	1265	24.7
1984	212	1,086	18.9	252	8,246	23.0	122	2168	11.3	108	2927	26.1	53	1660	30.0
1985	227	4,576	17.7	83	3,998	11.0	72	1220	6.0	74	1721	14.2	39	1407	23.0

INCOME TAX ASSESSMENT FOR DIFFIRENT CATAGORIES

82. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of assessees in Pakistan in income brackets ranging between Rs. 24,000 to Rs. 48,000; Rs. 49,000 to 72,000; Rs. 73,000 to 1,00,000 and above Rs. 1,00,000 for each year, separately during the last 5-years?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: 1. The information is not maintained in the form asked for.

2. Since 1983-84, however, computers have been introduced in the Income Tax Department for compiling statistics of assessments completed during the year.

3. Information thus compiled relating to 1983-84 and 1984-85 is as under:

ASSESSMENT YEAR 1983-84

Pertaining to Companies and Registered Firms.

Income Brackets	No. of Assessees
25,001—55,000	17090
55,001—105,000	9235
105,001 and above	7115

Pertaining to Individuals, Unregistered Firm, Association of Persons, Hindu Undivided Family.

Income Brackets	No. of Assessees
25,000—49,999	89832
50,000—99,999	14541
100,000 and above	4439

ASSESSMENT YEAR 1984-85

Pertaining to Companies.

Income Brackets	No. of Assessees
25,001—50,000	464
50,001—100,000	545
100,000 and above	1926

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

Pertaining to Individuals, Association of Persons, Unregistered Firm, Hindu Undivided Family.

Income Brackets	No. of Assessees
18,001—28,000	380641
28,001—48,000	113441
48,001—88,000	37054
88,001—118,000	4901
118,000 and above	6030

Pertaining to Registered Firms.

Income Brackets	No. of Assessees
25,001—45,000	12530
45,001—75,000	8746
75,001—105,000	3689
105,000 and above	5296

Writing off of Bad Debts by the Banks

83. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state as to how many cases of bad debts, involving an amount of more than Rs. 1 million, have been written off by the five nationalised banks since July, 1977 together with a complete list of persons or companies whose debts have been written off?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The bank-wise detail in respect of bad debts, involving an amount of more than Rs. 1 million which have been written off by the five nationalised banks since July, 1977 is given in the enclosed statement. According to the banking law and practice, the banks do not divulge information relating to the state of accounts of their customers. As such the list of persons and companies whose debts have been written off since July, 1977 cannot be furnished.

BANK-WISE BREAKUP OF BAD DEBTS WRITTEN OFF BY THE NATIONALISED COMMERCIAL BANKS FOR RUPEES ONE MILLION AND ABOVE SINCE JULY, 1977

(Amount in Rs. Million)

Year	N.B.P.		H.B.L.		U.B.L.		M.C.B.		A.B.L.		Total	
	No.	Amount	No.	Amount	No.	Amount	No.	Amount	No.	Amount	No.	Amount
1977	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
1978	1	1.207	—	—	—	—	—	—	—	—	1	1.207
1979	—	—	1	1.308	—	—	—	—	—	—	1	1.308
1980	1	8.697	—	—	—	—	—	—	—	—	1	8.697
1981	—	—	1	2.753	1	4.844	—	—	—	—	2	7.597
1982	3	13.734	5	15.674	3	10.295	—	—	—	—	11	39.703
1983	2	3.377	4	7.530	3	3.400	—	—	2	5.161	11	19.468
1984	3	61.887	4	7.509	6	24.975	—	—	1	17.004	14	111.375
1985	6	13.914	5	8.522	5	15.481	3	6.993	3	4.180	22	49.090
1986	—	—	1	1.361	1	10.790	—	—	6	9.438	8	21.589
Upto February ..	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
Total ..	16	102.816	21	44.657	19	69.785	3	6.993	12	35.783	71	260.034

GAS CHARGES

84. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that flat rates for gas consumption are charged from the occupants of Government Quarters in Islamabad, where gas meters have not been installed; but while the occupants of similar quarters fitted with gas meters, pay lesser charges for their gas consumption;

(b) whether it is also a fact that a team of CDA officials is paying door to door visit to Government quarters, without gas meters to check gas appliances and are imposing heavy fines; on the residents; if so, the reasons therefor;

(c) whether it is also fact that the said occupants are not permitted to avail of the use of such other facilities as gas heaters etc. if so, why; and

(d) whether Government intends to consider the desirability of installing gas meters in the said quarters at the earliest?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Yes, flat rates are charged from the occupants of those government quarters which have not been provided with gas meters. However, the occupants of those quarters where gas meters have been installed, pay according to the actual consumption of gas. The government has to pay heavy subsidy for the gas being supplied to government quarters without meters and as such it is the occupants of those quarters who are paying less than their gas consumption and not *vice-versa*.

(b) On receipt of complaints that the occupants of some government quarters where gas charges were being recovered at flat rates, have installed additional burners/gas appliances, a discreet survey of such quarters was conducted as a result of which three hundred and twenty cases of illegal use of a gas were detected. The Capital Development Authority did not impose any fines and instead the defaulters were asked to declare the date from which they had installed additional burners/appliances illegally so that they could be charged for the same.

(c) They are permitted to use additional appliances on the payment of charges prescribed for the same.

(d) Yes, the matter is under active consideration of the government.

WATER SUPPLY IN ISLAMABAD

85. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the duration and time of water supply in dfferent Sectors of Islamabad daily in case of houses which have overhead water tanks;

(b) whether it is a fact that, in the case of houses which have over head water tanks water is supplied upto 8 hours at a stretch resulting in wastage of huge quantity of water due to overflow; if so, the reasons therefor; and

(c) whether it is also fact that, in some sectors there is shortage of water; if so, the reasons for this duality of policy?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) The requisite information is given at Annexure "A".

(b) No.

(c) There is generally no shortage of water in any sector of Islamabad. However, sometimes complaints of temporary shortage do occur due to damage to the pipeline or interruption of electric supply at the pumping station or mechanical malfunction. In such eventuality immediate action to rectify the situation is taken including supply of water through tankers.

Annexure 'A'

WATER SUPPLY TIMINGS

Area	Supply Hours		Duration
F-6/South-East. ..	Morning	3.30 A.M. to 5.00 A.M.	1½ Hours.
	Evening	5.00 P.M. to 6.30 P.M.	1½ Hours.
F-6/1, North-East Area.	Morning	5.00 A.M. to 6.30 A.M.	1½ Hours.
	Evening	6.30 P.M. to 8.00 P.M.	1½ Hours.

[Sahabzada Yaqub Khan]

Area		Supply Hours	Duration
F-6/3, G.H. and 'I' type House.	Morning	4.45 A.M. to 6.00 A.M.	1¼ Hours.
	Evening	5.45 P.M. to 7.00 P.M.	1¼ Hours.
F-6/4, E, F. and G type house.	Morning	3.30 A.M. to 4.45 A.M.	1¼ Hours.
	Evening	4.30 P.M. to 5.45 P.M.	1¼ Hours.
Super Market, F-6.	Morning	4.45 A.M. to 6.00 A.M.	1¼ Hours.
	Evening	5.45 P.M. to 7.00 P.M.	1¼ Hours.
G-6/3 (Combined with entire sector) G-6.	Morning	4.00 A.M. to 8.00 A.M.	4 Hours.
	Evening.	4.00 P.M. to 8.00 P.M.	4 Hours.
G-7/1 (Western portion)		8.00 A.M. to 12 Noon	4 Hours.
(Eastern portion).		8.00 P.M. to 10.00 P.M.	2 Hours.
		4.00 P.M. to 5.00 P.M.	1 Hours.
G-7/4 (Northern portion).		12.00 noon to 2 P.M.	2 Hours.
(Sourthern portion).		10.00 P.M. to 2.00 A.M.	4 Hours.
(South-West portion).		12.00 Noon to 4.00 P.M.	4 Hours.
G-7/2		11.00 A.M. to 2.00 P.M.	3 Hours.
G-9/2		Each Block is supplied by rotation for 3 hours a day.	

86. *Already replied on 10th July,* 1986.

ALLOTMENT OF C.D.A. PLOTS IN F. 11 ISLAMABAD

87. ***Mr. Shad Mohammad Khan:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in Sector F. 11 the C.D.A. plots were allotted by drawing of lots through computer;

(b) whether it is also a fact that the said allotees had already paid requisite amount in time;

(c) whether the Government is prepared to hand over possession of the said plots to the allottee; and

(d) If not, the reasons therefor?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) No, the draw of lots was done through ballot.

(b) Only the first instalment at the rate of 25% of the total cost of the plots had been paid by the allottees.

(c) The case of allotments in Sector F-11 is under consideration of the Government.

(d) In view of the position indicated in reply to part (c) of the question, the decision regarding handing over the position of plots to the allottees would be taken after the case of allotments in Sector F-11 has been decided by the competent authority.

SHORTAGE OF IRRIGATION WATER IN BALUCHISTAN

88. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that shortage of water in various districts of Baluchistan for irrigation purposes has had an extremely adverse impact on the economy of Baluchistan; and

(b) if so the measures proposed to be adopted by the Government in the Sixth Five Years Plan to make water available for irrigation purposes in reasonably adequate quantities.

Dr. Mahbub-ul-Haq: (a) Yes.

(b) 1. Better Management:

On-Farm Water Management Project (OFWM) Project, cost of Rs. 78.70 *million.*—The World Bank assisted On-Farm Management Project (OFWM) operates in 13 districts (Kalat, Khuzdur, Las Bela, Turbat, Chagai, Pishin, Zhob, Loralai, Kachhi, Nasirabad, Sibi, Kohlu, Quetta), and it envisages to improve Water management by means of land levelling, water course linning, formulation of water-users associations, draining etc.

2. Surface Water Development:

(a) *Bund Khush Dil Khan Project.*—A project costing Rs. 175 million to rehabilitate and improve the existing silted Bund Khush Dil Khan reservoir

[Dr. Mahbub-ul-Haq]

was approved this year *i.e.* 1985-86. The Project would enhance water availability in Pishin district.

(b) *Mirani Dam Project.*—The Ministry of Planning and Development has submitted a summary to the ECNEC for the approval of the project at a capital cost of Rs. 1893 million against the Baluchistan Special Development Programme. The project would provide irrigation facilities for 36,000 acres in Mekran Division.

(c) *Bolan Dam.*—The M/s. National Engineering Services Pakistan (NESPAK) have completed a feasibility study for the restoration of the storage facility for 21,000 acre feet of water.

3. Development of Groundwater Resources:

(a) *Investigations.*—WAPDA, with the assistance of Japan, Germany and Asian Development Bank is carrying out investigations to explore the potential of ground water resources. Latest techniques of Gemma Rays and Air Borne Magentic Survey are being employed.

(b) *Tubewell Installation.*—Tubewells are being installed in the various basins as follows:

(i) Bela Plan	54 No.
(ii) Nisai Area	60 No.
(iii) Sibi-Dhadu Area	42 No.
(iv) Loralai sub Basin	20 No.
(v) Badoo Rub Project	26 No.

4. Development of Flood Irrigation Schemes:

The CDWP has approved two projects namely Lehri Flood Irrigation Project and Talli Flood Irrigation Project costing Rs. 81.783 million and Rs. 42.145 million respectively.

5. Development of Small and Minor Irrigation Schemes:

The following projects involving several small and minor irrigation schemes are being executed at present.

(a) Small Irrigation Schemes in Baluchistan project (Kuwait Funded), at a cost of Rs. 483.630 million.

(b) Small Irrigation Schemes project (UK/ODA Funded), at a cost of Rs. 81.57 million.

(c) Baluchistan Minor Irrigation and Agricultural Development Project (IDA Assisted) at a cost of Rs. 384 million.

6. Remodelling and Improvement of existing Canal Systems:

(a) Khirther canal system would be rehabilitated at a cost of Rs. 84.553 million, CDWP has approved the project.

(b) Agricultural Development Project with Widening of Pat Feeder Canal (ADB Funded), costing Rs. 105.300 million has been approved.

(c) Pat Feeder Canal Rehabilitation and Improvement Project (to be assisted by Asian Development Bank and Japan), costing Rs. 3062 million is being processed by the Ministry of Planning and Development. It will benefit 351,870 acres of land.

AGRICULTURAL LOANS GRANTED BY ADBP

89. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount of agricultural loans granted by the ADBP to the formers belonging to Baluchistan during the current financial year;

(b) the amount of industrial loans advanced to the industrialists of Baluchistan for industrial purposes during the said period; and

(c) the details of concession and incentives provided for agricultural and industrial development in Baluchistan?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Rs. 156.085 Million (1985-86).

(b) The Nationalised Commercial Banks and the development finance institutions advanced Rs. 927.683 million to the industrialists in Baluchistan during the year 1985-86.

(c) The following concessions and incentives have been provided in Baluchistan by the ADBP, Nationalised Commercial Banks, Development finance institutions and Federal Government in Baluchistan:—

(i) Loanee's contribution in case of loan for trucks and pick-up vans has been reduced from 10 per cent to 7½ per cent in case of farmers holding above 25 acres but below 100 acres and in case of farmers whose holdings are above 100 acres from 25 per cent to 10 per cent.

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

(ii) The limit of area under orchard for eligibility for the loan of pickup vans has been reduced from 7 acres to 5 acres.

(iii) The first instalment in case of truck loan has been extended to 15 months instead of one year normally allowed for arranging the manufacturing of the body of the truck.

(iv) to encourage the activities of the poultry farmers for Quetta area, the valuation of the poultry structures built on owned lands and leased lands has been revised for acceptance as security as here-under:—

Valuation of Poultry Structures Built on owned Lands and Leased Lands	Existing Rates	Rèvised Rates
	Rs. per Sq. ft.	Rs. per Sq. ft.
1. Poultry sheds constructed with abestos sheets, RCC pillars with wooden beams ..	45	70
2. Poultry sheds constructed with asbestos sheets, RCC pillars and angle iron beams and trusses.	50	75
3. Poultry sheds with RCC roof	60	90
4. Poultry sheds with thatched roof, wooden beams, katcha pucca construction ..	25	35
5. Building for hatchery comprising block masonary work, RCC roof and cement concrete floor	120	150

(v) the limit of loan in cash for poultry cages and poultry feed has been enhanced from Rs. 10,000 to Rs. 20,000. Similarly the limlit for input loans for poultry farming has been enhanced to Rs. 0.250 million from Rs. 0.200 million.

(vi) Small farmer's holding 32 acres of land in Baluchistan are eligible for Return-free Agricultural Production loans upto Rs. 12,000 per farmer per year as against the entitlement of such loan to farmers

holding land upto 16 acres in Sind and 12.5 acres in the Punjab and NWFP.

(vii) Tax holiday for 5 years from date of commencement of commercial production to industrial undertaking in whole of the Province of Baluchistan.

(viii) Exemption of custom duty on import of machinery for industrial units located in the Province of Baluchistan.

(ix) Tax credit of 15 per cent for BMR of existing units.

(x) The DFI's are actively pursuing a policy of encouraging projects in the less developed areas and the new industrial estates subject to their viability.

(xi) In the case of Baluchistan, PICIC charges technical/examination fee at concessional rate of 3/8 per cent instead of 1/2 per cent upto a loan amount of Rs. 2.50 million, besides allowing certain concessions in penal commitments charges.

(xii) To promote investment in Baluchistan, Bankers Equity Limited relaxes conditions for ensuring minimum equity stake by the sponsors.

(xiii) NDLC quotes lower rates on their leases in Baluchistan.

xiv) RDFC has been established as a subsidiary of NDFC to give special attention to industrial development in the less—develped areas including the province of Baluchistan.

BALUCHISTAN DOMICILED OFFICERS IN FINANCIAL INSTITUTIONS

90. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number and names of officers of Baluchistan domiciles appointed in the financial institutions of the Federal Government namely PICIC, ICP, N.I.T., T.C.P., S.B.F.C., and N.D.F.C.; and

(b) the measures proposed to be adopted by the Government to ensure full representation of the officers domiciled in Baluchistan in the said Institutions?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo: (a) Number and names of officers having Baluchistan Domicile are given below against each Institution:—

Name of the Institution	No.	Names of Officers
Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC).	1	Mr. A.H. Haqqi. (His tenure has expired but the case for extension in his tenure is under consideration).
Investment Corporation of Pakistan (ICP).	4	Mr. Arshad Ali. Ala. Mr. Altaf Hussain Akhtar. Mr. Muhammad Arif. Mst. Safiq Waheed.
National Investment Trust (NIT).	2	Mr. Manzar Alam. Mr. Rehanur Rehman.
Trading Corporation of Pakistan (TCP), which is not a financial institution.	1	Mr. M. Asif Khan.
Small Business Finance Corporation (SBFC).	2	Mr. Sher Muhammad Jatoi. Mr. Abdul Qayyum Sasoli.
National Development Finance Corporation, (NDFC).	6	Mr. M. Asif Khan. Mr. Jamal Nasim. Mst. Sara Bakhtiyar. Mr. G.H. Nadir. Mr. Mansoor Ayub. Tipu Sultan Ahmed Barlas.

(b) Representation of Baluchistan domiciled officers in Small Business Finance (SBFC) is 6.25 per cent which is more than the quota requirements of 3.5 per cent. As regards the remaining institutions, efforts made by financial institutions to fill up posts ear-marked for Baluchistan domiciled persons according to quota requirements have not proved successful as persons with required qualifications are not available. Financial institutions have been advised to strictly follow the instructions of the Government to

fill up vacancies in accordance with the quota reservations for each Province. Instructions have also been issued to the financial institutions that in case posts available to a particular province during a particular year cannot be filled, such posts should be carried forward to the next year.

REALIZATION OF ZAKAT

91. ***Sahibzada Ilyas:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total amount received annually, on Self-Assessment basis, under Article 2(3), Schedule II of the Zakat Ordinance during the period from 1st January, 1981 to 31st December, 1985;

(b) the justification on the basis of Shariah for including in Schedule II Commercial Commodities although the Council of Islamic Ideology Categorised such goods as visible capital in the said Ordinance;

(c) as to when will the Commercial Commodities be placed in the said schedule II if no justification is found to retain it as visible capital; and

(d) the policy adopted regarding the assessment of Zakat on visible capital, such as vehicles, buses, tractors etc.?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The amounts of Zakat received on self-assessment (voluntary) basis are as follows year-wise:

(In Million Rupees)

Zakat Year	Amount
1400-01 AH	7.702
1401-02 AH	9.597
1402-03 AH	6.596
1403-04 AH	2.166
1404-05 AH	3.135
Total ..	29.196

(Zakat Year commences on the first of Ramdhan-ul-Mubarak and closes on the last day of the following Shaban-ul-Moazzam).

(b) The distribution of Zakatable items between the First Schedule and the Second Schedule to the Zakat and Ushr Ordinance, 1980, is purely an

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

administrative measure in which convenience of collection was the primary consideration, and this is in no way against the Shariah. The only difference is that on items listed in the First Schedule. Zakat is collected compulsorily at source by the State, whereas in the case of the holders of the remaining Zakatable assets (including the Commercial Commodities), the holder himself is responsible to assess and pay Zakat either to a Zakat fund or to a 'mustahiq' individual.

(c) Commercial Commodities are already included in the Second Schedule (at item 7 *Abid*) of the Zakat and Ushr Ordinance, 1980.

(d) At present Zakat is not collected on compulsory basis from the owners of vehicles, buses, tractors etc. The individual owner is himself responsible for discharging the relious obligation of assessing and paying Zakat on these items. There is no proposal under the consideration of the Government at present to collect Zakat on compulsory basis on vehicles, buses, tractors etc.

UTILIZATION OF ZAKAT

92. ***Sahibzada Ilyas:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of centrally collected Zakat spent under the heads allowed by Shariah and under other heads, if any, annually during the period from 1st January, 1981 to 31st December, 1985 separately, in each case?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The Zakat funds collected centrally on compulsory basis under the Zakat and Ushr Ordinance, 1980 are spent only on such heads as are allowed under the Shariah. There is, therefore, no expenditure from the Central Zakat Fund which is on heads other than the heads allowed by Shariah. The expenditure heads spelled out in clause (a) of section 8 of the Zakat and Ushr Ordinance, 1980 are as follows:

"(a) assistance to the needy the indigent and the poor, particularly orphans and widows, the handicapped and disabled, eligible to receive Zakat under Shariah, for their subsistence on rehabilitation, either directly or indirectly through deeni madaris or vocational educational institutions or public hospitals, clinics, dispensaries or health laboratories.

(b) expenditure on the collection, disbursement and administration of Zakat and Ushr.

(c) any other purpose permitted by Shariah.".

In the context of the above a disbursement policy has been chalked out by the Central Zakat Council. Under this policy the year-wise details of utilization of Zakat are as follows:

Guzara Allowances (Subsistence Grants):

(Rs. in Million)

Zakat Year	Amount spent
1400-01 (1980-81)	439.44
1401-02 (1981-82)	528.49
1402-03 (1982-83)	279.34
1403-04 (1983-84)	769.37
1404-05 (1984-85)	615.92

Rehabilitation Grants to Individuals:

Zakat Year	Amount spent
1400-01 (1980-81)	002.57
1401-02 (1981-82)	016.09
1402-03 (1982-83)	082.04
1403-04 (1983-84)	141.99
1404-05 (1984-85)	071.83

Through Deeni Madaris:

Zakat Year	Amount spent
1400-01 (1980-81)	013.98
1401-02 (1981-82)	021.73
1402-03 (1982-83)	039.11
1403-04 (1983-84)	023.46
1404-05 (1984-85)	094.22

Scholarships/Stipends:

Zakat Year	Amount spent
1400-01 (1980-81)	000.04
1401-02 (1981-82)	003.63
1402-03 (1982-83)	003.04
1403-04 (1983-84)	027.08
1404-05 (1984-85)	074.87

Social Welfare:

Zakat Year	Amount spent
1400-01 (1980-81)	007.57
1401-02 (1981-82)	012.81
1402-03 (1982-83)	004.54
1403-04 (1983-84)	014.88
1404-05 (1984-85)	028.83

Medicare:

Zakat Year	Amount spent
1400-01 (1980-81)	001.52
1401-02 (1981-82)	002.61
1402-03 (1982-83)	000.80
1403-04 (1983-84)	005.08
1404-05 (1984-85)	034.54

Allotment of Land by Federal Land Commission

93. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total acreage of land province-wise, allocated to tenants by the Federal Land Commission from 1979 to 1985:

(b) the number of tenants to whom the said land has been transferred; and

(c) the number of cases pending before the Federal Commission for the last few years?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) No land allotments were made by the Federal Land Commission. Details of allotments made by the provincial land Commissions from 1979 to 1985 are given below:

	Acres
Punjab	1,83,098
Sind	12,067
N.W.F.P.	14,028
Baluchistan	1,585
Total	2,10,778

(b) Number of tenants benefited:

Punjab	14,749
Sind	2,838
N.W.F.P.	2,022
Baluchistan	197
Total	19,806

KOHAT TEXTILE MILLS KOHAT

(c) Question of allotment cases pending before the Federal Land Commission does not arise in view of reply to (a) above.

94. ***Qazi Hussain Ahmad:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Banks have written off loans amounting to Rs. 22 crores outstanding against Textile Mills located at Kohat;

[Qazi Hussain Ahmad]

(b) whether the said mills have been running at a loss; and

(c) whether it is not a fact that the employees of the said mills are getting bonus regularly?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo: (a) No. So far financial relief has been provided only to Janana De-Malucho Textile Mills Limited. The total relief provided to this textile unit in 1984 was Rs. 37.429 million out of which remission of only Rs. 7.915 million was allowed. The remaining relief of Rs. 29.514 million was provided by converting loan into long term non-interest bearing instruments. In addition, proposal for providing relief to Kohat Textile Mills is under consideration.

(b) The position in respect of profit and loss is as follows:

Kohat Textile Mills:	(Rs. in Million)
1983	1.228 (Loss)
1984	27.263 (Loss)
1985	26.979 (Loss)
Janana De-Malucho Textile:	
1983	16.685 (Loss)
1984	9.004 (Profit)
1985	8.372 (Loss)
Babri Cotton Mills:	
1983	4.181 (Profit)
1984	8.181 (Loss)
1985	2.084 (Loss)

(c) No bonus was given to the employees of the said mills during the last 3 years. However, *ex-gratia* payment was made as follows:—

Kohat Textile Mills:	*Equivalent to pay of*
1983	38 days
1984	40 days
1985	40 days

Janana De-Malucho Textile:

1983	..	..	..	..	35 days
1984	..	..	..	..	40 days
1985	..	..	..	..	40 days

Babri Cotton Mills:

1983	..	..	..	..	35 days
1984	..	..	..	..	40 days
1985	..	..	..	..	40 days

ALLOTMENT OF PLOTS BY C.D.A.

95. ***Qazi Hussain Ahmad:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the names and addresses of the allottees of plots allotted by the CDA, without auction by drawing of lots or without drawing of lots, during the period from 1st December, 1971 to 30th June, 1977:—

(i) In Blue Area;

(ii) in the centre of each sector;

(iii) in the market of each sub-sector;

(iv) in other commercial areas which were created besides these for allotment to educational institutions, newspapers offices, petrol pumps etc.;

(v) in residential areas, indicating separately plots formed out of the children's parks on green areas; and

(b) the sizes and prices of the said plots in each case, separately?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Lists of allottees showing the names, addresses, sizes and prices of plots in the Blue Area, Markaz (Centre of each Sector), Class III Shopping Centres (Market of each sub-sector) and petrol pumps are enclosed as per Annexure A, B, C and D.

(b) No commercial plots was created in any residential area, Children's Park or green areas during the period in question.

[Sahabzada Yaqub Khan]

Requisite information is given in columns 3 and 4 of the Annexures.

(Annexures have been placed in the Library).

96. Treated as withdrawn on re-consideration.

97. Already replied on 15th July, 1986.

EXPORT OF LEATHER

98. ***Malik Sadullah Khan:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the total quantity and value of leather exported under the Export Policy of 1985-86;

(b) whether it is a fact that excessive export of leather has resulted in its shortage and increase in its prices within the country;

(c) whether it is also a fact that as a result of this excessive export thousand of shoe makers in the country, particularly in the NWFP, have been rendered jobless and the number of such effected persons is likely to increase further; and

(d) whether in formulating the Export Policy for 1986-87, the Government intends to accord priority to the export of finished leather products instead of unfinished leather?

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) 1985-86 Value; $ 150 million (July—April) Quantity: 14.9 million square meters.

(b) There are no reasons to conclude that the export was excessive. Export in 1983-84 was as much as 16.6 million square meters.

(c) Ministry of Commerce is not aware of any such situation.

(d) Encouragement is always given as far as possible to the higher value added items.

99. Withdrawn by the Member.

Erosion of Land by River Kurram in Bannu

100. ***Haji Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that fertile land of district Bannu had been inundated due to floods in the river Kurram during the past three years;

(b) the total amount of funds allocated for or expended on the control of the said floods by the Federal Flood Commission during the current financial year; and

(c) whether the Government is prepared to allocate any funds for the purpose during the next financial year, if so, the total amount proposed to be allocated?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The river Kurram has been eroding lands of Bannu District for the last few years.

(b) An amount of Rs. 5.84 million has been spent on the scheme during 1985-86.

(c) Rs. 4.00 million has been allocated for the scheme in 1986-87.

101. Already replied on 14th July, 1986.

Safety of Nuclear Installations

102. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state whether the design, constructions and standards of safety of nuclear installations in Pakistan are finalised or have been reviewed with reference to the experience of problems faced in the USA in 1979 at the three mile Island plant in Pennsylvania and more recently in 1986 in Chernobyl in the USSR?

Sahabzada Yaqub Khan: Safety standards of existing nuclear installations are constant under review. The operation of KANUPP has been continuously reviewed by independent Pakistani safety experts as well as International teams. Five IAEA experts conducted an in-depth review of KANUPP in 1985 and showed satisfaction about its operation. Following Chernobyl accident, a team of PAEC experts was sent to KANUPP to review the safety of the plant. The team found the plant operating safety and also

[Sahabzada Yaqub Khan]

made some recommendations which are being implemented. Similar safety reviews have been under taken for other installations as well.

SAFETY OF KANUPP

103. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) whether the regulations and actual observance of safety procedures at all nuclear installations in Pakistan have been reviewed recently, after the accident at chernobyl plant in USSR; and

(b) if the reply to (a) above be in the affirmative, whether any improvement being introduced to ensure optimum safety of the installations and the population likely to be affected by any accident?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Yes.

(b) Some other measures to enhance the safety of KANUPP including a detailed review of the operating procedure, an increase in testing frequency of safety system and a programme of in-service inspection is under implementation. Similar safety review have been undertaken for PINSTECH and other installation of PAEC. Emergency procedure exists at KANUPP and PINSTECH to protect the public in the unlikely event of the nuclear accident.

CONSTRUCTION OF NUCLEAR POWER STATIONS

104. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) the plans under formulation and/or implementation to build nuclear power stations in Pakistan during the period 1986 to 2000; and

(b) the percentage of the country's existing and projected electric power requirements which will be met through nuclear-generated sources in the years (i) 1987 (ii) 1990 (iii) 2000?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Yes. PAEC has made plans to meet the growing electricity needs in Pakistan by building a series of nuclear power plants.

(b) The percentage of Pakistan's electric power requirement which will be met through nuclear generation sources is estimated to be as follows:—

Year	Nuclear Power Capacity (MW)	Total Power Capacity (MW)	Percentage of Nuclear Power
1987	137	6600*	2.1
1990	137	10080*	1.4
2000	5000	20000	25

*As per WAPDA plans.

SIND DOMICILED OFFICERS IN THE FEDERAL LAND COMMISSION

105. ***Mir Ali Nawaz Khan Talpur:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total number of officers and staff members belonging to province of Sind appointed in the Federal Land Commission, Rawalpindi after 5th July, 1977 indicating the total numbers of posts filled in during the period; and

(b) whether the appointments or promotions in the Federal Land Commission were made strictly in accordance with the provincial/regional/ quota. If not, the reasons therefor?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Total number of posts in the Federal Land Commission, filled in during the period after 5th July, 1977 up-to-date is 37 out of which 5 persons appointed belonged to the Province of Sind.

(b) Due to non-availability of persons of requisite qualifications and experience regional/provincial quota has not been observed in the matter of appointments in the Federal Land Commission. Initially, the Commission borrowed the services of most of its officers and staff members from the provinces. However, subsequently some recruitment in BPS-1 to BPS-11 was made directly from the provinces including Sind.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : رخصت کی ایک درخواست ہے۔ چنانچہ سردار جام ٹماچی صاحب نے ایوان سے ناگزیر وجوہات کی بنا پر ۱۶ جولائی سے رخصت کی درخواست دی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : پریویلج موشنز نہیں ہیں، تحاریک التوا کو لے لیتے ہیں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, about my adjournment motion concerning those intellectuals and poets who have been banned on coming on the radio and T.V. I have made a request that the House would kindly permit that may be taken up 'Out of Turn'., if there is no objection.

Mr. Chairman: Well, it is entirely upto the House.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Exactly, that is why I appealed that with the permission of the House it may be taken up.

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! سومرو صاحب نے ایک ہی دفعہ تو...

(مداخلت)

جناب چیئرمین : درخواست کی ہے۔

جناب اقبال احمد خان : درخواست۔ نہیں، حکم دیا ہے۔

جناب چیئرمین : حکم دیا ہے۔

جناب اقبال احمد خان : اس لیے میں بھی گزارش کروں گا کہ ان کی خواہش کا ضرور احترام کیا جائے۔

جناب چیئرمین : اچھا جی۔

ایک معزز رکن : یہ پھر precedent بن جائے گی۔

جناب چیئرمین : آپ کی اجازت سے ہر چیز precedent بن سکتی ہے۔

جناب اقبال احمد خان : سومرو صاحب کو موشن پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین : اجازت ہے جی سومرو صاحب۔

(i) *RE:* BAN IMPOSED ON INTELLECTUALS FROM APPEARING ON RADIO/TELEVISION

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I move that this House do adjourn to discuss a matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the ban imposed by Government that is the Ministry of Information and Broadcasting on intellectuals such as Habib Jalib, Hameed Akhtar and several others from appearing on the Radio and Pakistan Television as reported in the 'daily Muslim' of today , the 17th July, 1986.

جناب چیئرمین : جناب چوہدری صاحب !

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین ! جہاں تک ٹی وی کا تعلق ہے اس پر اس قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی گئی تھی۔ ریڈیو کے متعلق عرض کروں گا کہ ۱۹۸۳ میں چالیس پچاس اشخاص پر جن میں ادیب، شاعر اور صحافی شامل تھے، پابندی لگائی گئی تھی۔ اس سلسلے میں نیشنل اسمبلی میں بھی ایک تحریک التواء ۳۰ جون کو پیش ہوئی تھی وہاں پر میں نے یہ عرض کیا تھا کہ دو ماہ کے اندر اندر ان کے متعلق فیصلہ کر لیا جائے گا اس وقت احمد میاں سومرو صاحب کے بھائی الٰہی بخش سومرو صاحب نے ہی کہا تھا کہ اس وقت کو کم کر دیا جائے۔ اب ہم نے پچھلے ہی ہفتہ فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام افراد پر سے پابندی ہٹا لی جائے۔

مولانا سمیع الحق : میں سمجھتا ہوں کہ یہاں افراد کو نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ ان کے نظریات کو دیکھنا چاہیئے کہ آیا اشعار کے ذریعے تقاریر کے ذریعے اور تصانیف کے ذریعے اس کے نظریات ہمارے ملک کے اسلامی نظریئے کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں، اگر نہیں رکھتے تو اس پر پابندی لگنی چاہیئے۔

جناب جاوید جبار : فیصلہ کون کرے گا کہ کون نظریاتی ..... (مداخلت)

جناب چیئرمین : میرے خیال میں قطع کلامی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر منسٹری فیصلہ کرتی ہے اور جناب چوہدری صاحب آپ کے سامنے ہیں ان سب باتوں پر غور کر کے انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہوگا، مجھے یقین ہے کہ یہی صورت حال ہو گی۔

چوہدری شجاعت حسین : جی ہاں، یہی صورت حال ہے۔

مولانا سمیع الحق : اگر فیصلہ کیا ہے تو سوچ سمجھ کر نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین : یہ صحیح نہیں ہے۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب آپ کی تحریک التوا نمبر ۳۵ تھی، مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ آپ نے withdraw کر لی ہے یا پیش نہیں کرنا چاہتے، آپ کی دوسری بھی ہے نمبر ۳۸۔

(ii) *RE:* WASTAGE OF PUBLIC MONEY DUE TO MISMANAGEMENT OF OGDC

قاضی حسین احمد : بسم اللہ الرحمان الرحیم، میں قومی اہمیت کے حامل ایک فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے تحریک التوا پیش کرتا ہوں۔ روزنامہ "مسلم" یکم جولائی میں خبر شائع ہوئی ہے جس کے مطابق او جی ڈی سی کی تیل دریافت کرنے کی پالیسی انتہائی ناکام اور بہت زیادہ مہنگی ثابت ہو رہی ہے اس خبر میں متعدد دیگر توجہ طلب اہم امور کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی گئی ہے جن پر غور کرنے کے لیے ایوان کی معمول کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

جناب چیئرمین : حاجی صاحب کیا آپ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

حاجی محمد حنیف طیب : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب اگر آپ وضاحت کرنا چاہیں تو ارشاد فرمائیں۔

قاضی حسین احمد : جناب والا! تیل کی تلاش کی جو پالیسی ہے اور تیل کی تلاش ہمارے ملک کا ایک اہم اقتصادی معاملہ ہے اور اس وقت جبکہ پوری دنیا میں تیل کے معاملے میں قیمتوں کی وجہ سے ایک بحران پیدا ہو گیا ہے تو بہت ساری تیل دریافت کرنے والی کمپنیاں ایسی ہیں جو کہ کہیں روزگار کی متلاشی ہیں کہ ان کو کہیں کام ملے اور وہ تیل تلاش کرنے کا کام لے لیں اور بین الاقوامی مارکیٹ ایسی بن گئی ہے کہ اس میں بہت کم سرمایہ کاری پر تیل کی دریافت تیل کی تلاش کے لیے لوگوں کی خدمات اس وقت مہیا ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر جو اسوقت حقائق اخبارات کے ذریعے سے ہمارے سامنے آئے ہیں ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسے طریقے سے یہ سارا معاملہ ہو سکتا ہے جس سے بہت کم سرمایہ کاری کر کے ہم یہ کام کروا سکتے ہیں اور اس وقت جس طریقے سے یہ کام ہو رہا ہے وہ uneconomical ہے تو وزیر متعلقہ صاحب اس کی

وضاحت فرما دیں۔

جناب محمد حنیف طیب : بسم اللہ الرحمان الرحیم، فاضل رکن نے اخبار کے حوالے سے جو تحریک التواء پیش کی ہے وہ اخبار یکم جولائی ۱۹۸۶ کا "مسلم" ہے، ۱۱ جولائی ۱۹۸۶ کے اخبار میں اس کی تفصیلی تردید اور نقطہ نظر آگیا ہے قبل اس کے کہ میں اس تفصیل میں جاؤں اور فاضل اراکین کا وقت لوں، میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد بھی وہ اپنی تحریک التواء پر اصرار کرنا پسند کریں گے۔

جناب چیئرمین : آپ پہلے وضاحت کر دیں پھر میرے خیال میں وہ اس کے مطابق ہی فیصلہ کریں گے۔

جناب محمد حنیف طیب : بہر حال وہ وضاحت جو میں اس وقت کر رہا ہوں اس کا جسٹ (gist) ۱۱ جولائی ۱۹۸۶ کے اخبار میں چھپا ہے۔ پہلی گزارش تو یہ ہے کہ یہ تاثر پاکستان میں تیل کی تلاش کی کوشش کامیاب نہیں رہی ہے، میرے نقطہ نظر سے صحیح نہیں ہے ۱۹۸۸ میں جس target پر ہمیں پہنچنا چاہیئے تھا اس سے زیادہ تیل ہم نے ۱۹۸۵ میں Produce کر لیا ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اس لیے یہ نقطہ نظر صحیح نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ highly extensive risky investment ہے۔ اس لیے ہمارے پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ اس کے لیے زیادہ آمادہ نہیں ہوتے، وگرنہ ان کو بھی ہم نے incentives دیئے ہیں۔

جہاں تک اس سلسلے میں کامیابی کا تعلق ہے تو میں ایک تقابلی جائزہ پیش کر رہا ہوں تاکہ اس سے اندازہ ہو سکے، آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے تیل اور گیس کی تلاش کے لیے اب تک ۴۱ Exploratory Wells ڈرل کیے ہیں۔ جن میں ۲۵ dry hole ہیں، توت اور ٹنڈو عالم دو oil well ہیں۔ condensate کے wells دو ہیں اور آٹھ گیس کے wells ہیں یہ comparative ہیں اس میں تین میں سے ایک میں کامیابی ہوئی ہے اگر ہم دیکھیں۔ پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ نے ۴۲، جس کے پاس باہر کے expert knowhow اور پیسہ ہمارے مقابلے میں زیادہ ہے، اس نے ۴۲ تیل اور گیس کے well drill کیے ہیں جس میں سے

[Haji Muhammad Hanif Tayyab]

۱۷ ان کے ناکام ہوئے ہیں، ایک ان کا oil well ہے اور ۶ گیس کے ہیں، تو یہ
تین عشاریہ چار ہوگیا۔ پی او ایل - اس میں بھی باہر کے لوگ زیادہ ہیں، انہوں نے چودہ
wells drill کیے جس میں ۱۲ dry hole ہوئے ہیں اور standard vacuum oil co
is to seven جو EXXON کے نام سے کام کر رہی ہے اور دنیا کی سات بڑی تیل
کمپنیوں میں سے ایک ہے اس نے پاکستان میں چھ تیل کے اور گیس کے wells
drill کیے، انہیں پانچ میں ناکامی ہوئی ۱ : ۶ کا ratio ہے۔

Hunt International, Pakistan Shell Oil, Pakistan Shell Petroleum Development, Tide Water, Sun Oil, Winter Shell, AMOCO, Marathan, Husky and Pakistan Texasgulf.

انہوں نے جتنی بھی پاکستان میں oil and gas کی
ڈرلنگ کے لیے کوششیں کی ہیں ان میں یہ لوگ cent percent فیل
ہوئے ہیں۔ سارے hole جتنے بھی انہوں نے کیے dry hole ثابت ہوئے
Union Taxas ایک بڑی مشہور کمپنی ہے ۳۸ well انہوں نے drill
کیے جس میں سے ۲۵ dry hole تھے اور باقیوں میں ان کو کامیابی ہوئی Gulf Oil
and British Petroleum یہ بھی دو مشہور کمپنیاں ہیں سو فیصد ان کے بھی dry hole ہوئے
کامیابی نہیں ہوئی Oxidental کا ratio ۱ : ۴ کا ہے، چار میں سے تین
dry hole تھے ایک ان کا well جو ہے وہ کامیاب رہا۔
اب ratio ساری with detail اگر سامنے رکھی جائیں تو ہمارے سامنے
یہ آتا ہے کہ 3 : 1 کی کامیابی کا ratio او جی ڈی سی کا ہے، باقی اداروں کا مختلف ہے
لیکن ان کی oil companies جو ہے پاکستان میں تمام average کو اگر ملا لیا
جائے جو drilling کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو 5.5 : 1 تو اس لیے ہمارا
ratio بہتر ہے اور ۱۹۸۴ کے جرنل میں جو American ratio چھپا ہے
۱۹۸۴ تک کا وہ 1 : 7 ہے۔ اس لیے یہ تھوڑا سا تقابلی جائزہ تھا۔ اس کے بعد میں
یہ بھی عرض کروں گا بعض ایسے spots ہیں، بعض ایسے ایریاز ہیں کہ جہاں مختلف
تیل کی عالمی کمپنیوں نے ڈرلنگ کی اور انہوں نے انہیں dry hole قرار دیا اور اسی
علاقے میں بعد میں او جی ڈی سی نے ڈرلنگ کی تو یہ اللہ کا کرم ہے کہ تین ایسے علاقے

پاکستان میں موجود ہیں کہ جن کو wholly international companies نے dry hole قرار دیا تھا لیکن بعد میں وہاں سے او جی ڈی سی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیل یا گیس جو بھی ہو دونوں صورتوں میں برآمد ہوا ہے ۔

اس وضاحت کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں کہ جو کچھ اخبار میں چھپا ہے اس کے حوالے سے چند باتیں اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلا معاملہ تو فنڈز کے بارے میں ہے کہ فنڈز زیادہ ہیں یا نہیں ہیں اس کے بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ چھٹے پانچ سالہ منصوبے میں فی سال ہمیں تین بلین روپے خرچ کرنے تھے اور گزشتہ تین سال میں اس طرح سے ہمیں ۹ بلیئن روپے خرچ کرنے تھے لیکن ہمیں پانچ عشاریہ تین بلیئن روپے اس سلسلے میں ملے اس سے بجا طور پر سمجھا جا سکتا ہے جو Paucity of funds ہے یا نہیں ہے ۔ اسی طرح سے loss کا ایک figure اخبار میں دیا گیا ہے 1,216 million rupees loss کے بارے میں کہا گیا ہے وہ صحیح خبر نہیں ہے اسی سلسلے میں ابھی ہمارا جو year complete ہوا ہے اور اس کو چند ہی روز ہوئے ہیں تو exact اعداد و شمار تو تھوڑے دنوں کے بعد آ سکیں گے auditing کے بعد، finalization کے بعد لیکن اندازے کے مطابق ہم نے جو اس سال خرچ کیا ہے وہ ۲۱۷۸ ملین روپے خرچ کیے ہیں، لیکن اس خرچ کے بارے میں تاثر کے بارے میں ذرا سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ دراصل یہ ایک قسم کا investment ہے جس کے ذریعے سے تیل تلاش ہوتا ہے اور اس کے بعد جب وہ production stage میں آتا ہے تو اس کے فوائد سامنے آتے ہیں ۔

لیکن اسی سال کے دوران ۲۶۳۷۴ ہزار ملین بیرل او جی ڈی سی نے پروڈیوس کیے ہیں اور ۲۵ ہزار ۲۸۴ ملین کیوبک فٹ گیس بھی برآمد ہوئی ہے اور عالمی سطح پر دام کے گرنے کے باوجود اس ساری تلاش کے ذریعے سے اس سال کے دوران ۷ ۱۰۳۱ ملین روپے اس تیل اور گیس کے ذریعے سے او جی ڈی سی کو آمدنی ہوئی ہے جہاں تک exploratory wells کے فیل ہونے کا تعلق ہے وہ میں نے تقابلی چارٹ کے ذریعے سے بتا دیا ہے اور اب اس کی تفصیل میں مزید نہیں جانا چاہتا ۔

[Haji Muhammad Hanif Tayyab]

اسی طرح seismic record کی رپورٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ under process ہے بات یہ ہے کہ ہمارے پاس جو mini seismic data processing system ہے اس پر جتنا ممکن ہے ہم اپنا processing کرتے ہیں اس کے بعد ہم نے پروسیسنگ کیلئے سنگاپور اور D.G. CON Seismic Services Ltd., U.K. کی بھی خدمات حاصل کی ہیں اب الحمدللہ ہماری اپنی ساری مشینری کمپیوٹر وغیرہ ہمارے پاس آچکی ہے اور باقی کام بھی تیزی سے مکمل ہو جائے گا اس سلسلے میں قطعاً یہ تاثر قائم کرنا کہ ہم نے کچھ کام نہیں کیا ہے یہ مناسب نہیں ہے۔ دکھنی فیلڈ کے بارے میں بھی میں پوری تفصیل میں جانے کی بجائے یہ عرض کروں گا کہ یہ وہ فیلڈ ہے جس پر انٹرنیشنل کمپنیز نے ایک نہیں ایک سے زیادہ کمپنیز نے گذشتہ ۲۵ سالوں میں کام کرنے کے بعد آخری رزلٹ یہی دیا تھا کہ یہ بالکل ڈرائی ہول ہے اس میں سے کچھ نہیں نکل سکتا، لیکن دکھنی کے مختلف کنوؤں میں سے ۲۲۰۰ بیرل روزانہ آئل اور ۲۵ ملین کیوبک فٹ سے زیادہ گیس او جی ڈی سی کی طرف سے discover کر لیا گیا ہے اس لئے اس کی کارکردگی کے بارے میں دکھنی کنوؤں کی مثال دینا جو ہے اس کے بارے میں میں یہی کہوں گا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اسی طرح سے ڈھوڈک فیلڈ کے بارے میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ وہاں کام نہیں ہو رہا ہے اور ساٹھ ملازمین جو ہیں ان کو رکھ دیا گیا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ یہ ایک discovered well ہے اس کے بارے میں یہ تاثر قائم کرنا کہ اس کے اندر کچھ نہیں ہے یہ مناسب نہیں ہے اس میں عالمی سطح پر Arthur D. Little Consultants کی خدمات حاصل کرنے کے بعد ہم نے سارا لٹریچر شائع کرنے کی تیاری کر لی ہے اور اس کو ہم عنقریب مارکیٹ میں دے رہے ہیں اور جن کمپنیز کی شرائط ہمارے نقطہ نظر سے ہمارے لیے بہتر سے بہتر ہوں گی، ساونڈ ہوں گی اس کو ہم یہ کام دے دینگے دو کمپنیز جو انٹرنیشنل ہیں حال ہی میں انہوں نے ہم سے رابطہ بھی قائم کر لیا ہے اس دوران وہاں عام طور پر جتنا بھی سٹاف ہوتا ہے اتنا نہیں

رکھا گیا ہے لیکن جو کچھ بھی وہاں ہمارا انفراسٹرکچر اور ہمارا ساز و سامان ہے اس کے لیے آدمی وہاں رکھے گئے ہیں حیرت اس بات کی ہے کہ اگر کمپنی آدمیوں کو رکھا ہوا بنا ہے کو lay off کیا جارہا ہے اور اگر کمپنی آدمیوں کو ایڈجسٹ کرے اور اپنے اخراجات کو کم کر کے کام کو چلانے کی کوشش کرے تو کہا جاتا ہے کہ آدمیوں کی وہاں ضرورت نہیں تھی انہیں وہاں فاضل رکھا گیا ہے۔

ع خرد کا نام جنون رکھ دیا جنون کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تورت اور ٹنڈو آدم آئل فیلڈ کے بارے میں بھی اس اخبار کے ذریعے سے کچھ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اگر زیادہ ہائر چوک کے ذریعے سے تیل نکالنے کی کوشش کی جائے اور پبلسٹی کے ذریعے سے یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ ہم زیادہ تیل پیدا کر رہے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ بڑا غیر محفوظ طریقہ کار ہے اس سے تو کنواں تباہ ہو جائے گا اور اگر ہائی لی ٹیکنیکل کوالیفائیڈ لوگوں سے مشورہ کر کے یہ طے کر لیا جائے کہ تھوڑا چوک ہلکا دیا جائے تاکہ پروڈکشن کے لونگر longer سٹیج پر کنواں خراب نہ ہو اور ہمیں تیل ملتا رہے۔ تو پھر یہ پبلسٹی ہوتی ہے کہ انہوں نے تیل کم پیدا کیا ہے۔ لیکن دونوں صورتوں میں بھی ایسی صورت حال نہیں ہے جو اخبار میں آئی ہے اخبار میں جب یہ خبر چھپی تو ہم نے ان سے رابطہ قائم کیا تھا۔ اس کے بعد وہ ہمارے پاس آئے اور تفصیلات لے کر گئے کچھ انہوں نے پہلی قسط شائع کی ہیں۔ کچھ انہوں نے کہا ہے کہ دوسری قسط میں شائع کر رہے ہیں۔ وہ بہت زیادہ پشیمان بھی تھے کہ یکطرفہ طور پر انہوں نے اس نقطہ نظر کو شائع کر دیا ہے۔

زندہ پیر کے روڈ کے بارے میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ یہ دو مرتبہ بنایا گیا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ جب ایکسٹرنل کنٹریکٹر سے پوچھا گیا کہ اس روڈ کو آپ کچے روڈ کے طور پر جس پہ پچاس ٹن بیک وقت بھی گذرے تو چل جائے کتنے میں بنائیں گے تو انہوں نے estimate دیا تھا جس کو میں نے خود بھی دیکھا ہے وہ ۳۱ ملین روپے تھا، اس کے بعد طے کیا گیا کہ ہمارا اسٹاف جو اِدھر اُدھر انتظار

[Haji Muhammad Hanif Tayyab]

میں بیٹھا ہے کہ ان کو کچھ کام دیا جائے تو اپنے سٹاف سے ہم اسے کیوں نہ بنوائیں۔ اپنے سٹاف سے او جی ڈی سی نے اس کو بنایا تو ۲۶۸ ملین خرچ ہوا اب اس میں تقریباً ۲۹ ملین کم خرچ ہوئے۔ exactly تو میں نہیں کہہ رہا ۲۸ ملین اور کچھ مزید روپے، مطلب ۱۲۸ اور ۲۹ ملین کی درمیانی فگر تھی جس کو اس روڈ کو بنانے کے باعث بچایا گیا ہے یقیناً اس قسم کے روڈ پر مجھے بھی جانے کا اتفاق ہوا ہے وہ اس قسم کے ہیں کہ بارشوں میں تھوڑے بہت خراب ہوتے ہیں اور کنٹریکٹر جو روڈ بنا رہا تھا اس کی نوعیت بھی اسی قسم کی تھی، لہٰذا وہ روڈ بنایا گیا اور اس کی دیکھ بھال بھی ہمارے سٹاف کے لوگ کرتے ہیں یعنی او جی ڈی سی کا جو عملہ ہے وہ کرتا ہے۔ اس کے لیے الگ سے کوئی سٹاف نہیں رکھا گیا ہے اور کام چلایا گیا ہے جہاں تک فنڈ میں خورد برد کا سوال ہے۔ چار آڈٹ سے یہ فنڈ گزرتا ہے۔ انٹرنل آڈٹ ہے ایکسٹرنل کے دو ادارے رکھے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ statutory audit by the Auditor General ہے وہ بھی ہم کرا رہے ہیں۔ اس کے بعد ایک جنرل قسم کی سٹیٹمنٹ پر جنرل سٹیٹمنٹ دینے والے نے اپنا نام بھی دینے سے گریز کیا ہے

ع صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں۔

ایسے بیانات پر تحریک التوا مناسب نہیں ہو گی، میں اتنی سی مختصر گزارشات پر سمجھتا ہوں کہ وہ اسے پریس نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: مجھے یقین ہے کہ اس تفصیلی بیان کے بعد قاضی صاحب اپنے موشن پر اصرار نہیں کریں گے۔ بلکہ وزیر محترم کو ان کی کارکردگی پر مبارک باد دیں گے۔

قاضی حسین احمد: میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Next. Sheikh Ejaz Ahmad. Adjournment motion No. 40.

(iii) *RE:* SELLING OF COTTON TO JAPAN AT LOWER RATES AS COMPARED WITH THE LOCAL RATES

Sheikh Ejaz Ahmad:

I am thankful to you Mr. Chairman and members of this august House to provide me the opportunity to move this adjournment motion.

Sir, I move this motion that the business of the House be adjourned to discuss the grave situation arising out of reports appearing in the respective Weekly "COTTON OUTLOOK" of Liverpool that our own cotton has been sold to Japan at the lower rate of US$28.50 per lb.C.I.F. which converted into Pakistan currency means Rs. 390.00 per maund while our own spinning mills are forced to pay Rs. 500.00 per maund for similar cotton. This has created grave situation in our national economy and our textile sector which employs half a million workers and earns foreign exchange equivalent to over Rs. 10 billion annually and this industry is faced with the problem of survival. Reported sale of our own cotton at lower prices has rendered our own cotton year uncompetitive by a very significant margin.

I, therefore, seek permission to move this adjournment motion so that this grave problem is discussed before irretrievable damage is done to this back-bone of Pakistan economy.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Salim Saifullah Khan: Yes Sir.

Mr. Chairman: Would you like to say something in further elaboration of your motion?

Sheikh Ejaz Ahmed: Sir, first of all I would like to say something about the admissibility of this motion. This is a matter of urgent economic importance. It is a matter of current occurrence. It is not a matter of any province, it is a matter of the Federal Government. Then, Sir, to substantiate my point of view I would like to inform this august House that cotton textile industry is one of the most important segment of our economy. As I said that more than five million workers are employed in this Industry and about 16,00 crores of foreign exchange which is fifty percent of the total remittance of the entire labour force which has gone abroad. This small sector earns that much of foreign exchange. The foreign press and the foreign magazines are today ridiculing the managers of our economy that how this economy is being managed that an Industry which is running such

[[Shaikh Ejaz Ahmed]

a big labour force and an Industry which is implying more than 15,00 crores of rupees as investment, an Industry which today, owes more than 1,000 crores to the nationalized banks such a severe blow is being done to this Industry.

Sir, it has appeared in the foreign magazines and I quote here;

"Under such circumstances even the foreign journals have observed, it is paradoxical that a substantial competitive advantage is enjoyed by Japane mills over their counterparts in Pakistan. In coarse counts spinning at least, should lie in the area of raw cotton replacements cost. Domestic support arrangements in Pakistan coupled with the recession of the world values render raw cotton cheaper by a significant margin to mills in Japan than those in Pakistan."

Sir, this Industry is 100% based on indigenous raw material. No where in the world it happens that the raw material which is being produced locally should be available to the local enterpreneurs and local industrialist more expensive than it is being supplied to Japan. Today our industrialist is getting cotton at 500 rupees per maund and we are exporting at 375 rupees. This is the price when I moved the adjournment motion and the price has still fallen now to twenty cents. Under these paradoxical situation. I request that the managers of the economy should invite the leading industrialists of the country and should sit down and ponder over this situation that how this industry can be saved. Whenever we talk of the problems of the economy, whenever we talk of employment, we always talk of industrialization. This is an indust:ialized........ *(interruption)*.

Mr. Chairman: We are very close to prayers time if you could kindly try to finish your major portion.

Sheikh Ejaz Ahmad: I would not like to elaborate it further Sir. The matter of urgent importance I have already emphasized. I would like to see if the honourable Minister would like to reply on that.

Mr. Chairman: The half an hour time for adjournment motion is in fact already over. If you like this discussion can be continued on the subsequent day, but I think, what the honourable member has suggested is a particular course of action and if the Government is prepared to follow that course of action perhaps he may not insist on his adjournment motion and that would be the end of the situation.

Mr. Salim Saifullah Khan: Sir, very briefly I just take two minutes.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Salim Saifullah Khan: Since it is an important issue. Sir, I would just like to make a very brief statement. I do agree that textile is a very important Industry, a very important segment of our economy but the issue which has been raised by the honourable Senator, Sir, the Government has already taken cognizance of that and it has decided to set up a high powered committee to look into the different aspects of this particular issue.

Sir. as far as the export price is concerned, no doubt it is coming down, it is around 28 or 29 Cents. It is today more expensive for our own industry than to the importers in Japan or Hong Kong or Singapore. Sir, this sort of atmosphere or situation was also there a few years ago at which time the Government did step in and a subsidy was provided to the textile industry so that they could overcome this crisis. As far as the local price of cotton is concerned....(interruption).

Sheikh Ejaz Ahmad: Point of order Sir, I would like to know that subsidy. In my opinion no subsidy was provided to the textile industry so far as the prices of cotton are concerned.

Mr. Chairman: Let us not to go into argument, I think you finish your statement.

Mr. Salim Saifullah Khan: Sir, but I was coming to that price of cotton. We would also like to ensure a reasonable return to our growers and the honourable Senator would be aware in the last two years we have not increased the price of lint We have maintained the price because we feel that the international price of cotton is coming down. But we also have to ensure a fair return to our growers. As far as the export is concerned Sir, if Pakistan does not export its cotton, the importers abroad, the manufacturers of yarn or cloth will buy from some other countries. So, as far as the export is concerned something which we have to continue, which we should we have the surplus cotton and no matter, what the price is whether we lose or we gain we will have to export. As far as the local textile industry is concerned Sir, I would like to submit and assure the member and the House that the Government is aware of this situation that our mills are getting cotton at a higher price than the competitors abroad. Necessary measures are being taken and we will ensure that the viability of our textile industry.... (interruption)

Mr. Chairman: In consultation with the industry concerned.

Mr. Salim Saifullah Khan: In consultation with different associations, with the private sector and different other organizations. Thank you Sir.

Mr. Chairman: I think, in the light of that assurance perhaps you would not insist on your motion. I may tell you that technically it would not be admissible. It is a continuing phenomena of falling prices all over the world and if you want to discuss really the cotton situation or the cotton policy, the proper course for that would be to bring a resolution under Rule 187 because it can not be the subject of an adjournment motion.

Sheikh Ejaz Ahmad: I will just take one minute more Sir.

Mr. Chairman: Please go ahead.

Sheikh Ejaz Ahmad: I think that it is being mixed around. I am not saying that we should not export the cotton. I am not saying that the prices of cotton are falling, therefore, it is fault of the Government. We should continue the export of cotton. The most important thing is that we should sit down to provide cotton to the local industrialists at the price at which we and providing to our competitors.....(interruption).

Mr. Chairman: This is what the honourable Minister....(interruption).

Sheikh Ejaz Ahmad: As regards the export I am not objecting that we should not export, we should rather encourage the export and on the assurance given by the honourable Minister I therefore, do not insist on my motion.

Mr. Chairman: Thank you, the motion is not pressed. We adjourn for prayers to meet again at 8.00 P.M.

[The House adjourned for Maghrib prayers].

[The House re-assembled after the interval with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair].

Mr. Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم We come to the regular business. But before we take up the business, I would like to inform the House if it has not come to its notice already that Senator Javed Jabbar has given a notice of his intention to move a Resolution under Rule 126(2) for disapproval of the Ordinance which was laid on the Table of the House the other day called the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Election) (Amendment) Ordinance under Article 89(2) of the Constitution. This is for your information. And I believe Mr. Javed Jabbar intends to move that under Rule 229 of the Rules of Procedure, the requirement of three days notice should be suspended. If this is your intention please make your Motion.

Mr. Javed Jabbar: Thank you Mr. Chairman. I ask for leave to moved:

> "That under Rule 229 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, the requirement of three clear days notice under sub-rule (2) of Rule 126 of the said Rules be dispensed with for a resolution for disapproval of the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Election) (Amendment) Ordinance, 1986 (Ordinance No. 1 of 1986)."

Mr. Chairman: The Motion moved is:

> "That under Rule 229 of the Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate, the requirement of three clear days notice under sub-rule (2) of Rule 126 of the said Rules be dispensed with for a resolution for disapproval of the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Election) (Amendment) Ordinance, 1986 (Ordinance No. 1 of 1986)."

جناب چیئرمین: جناب اقبال احمد خان صاحب!

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین! میں نے گذشتہ رات بھی اس بات کی آفر کی تھی کہ اگر معزز رکن اپنی یہ موشن پیش کرنا چاہتے تو ہم ان کو اس بات کا موقع فراہم کرنے کے لیئے تیار ہیں تاکہ یہ نہ کہا جائے کہ رولز کے تحت ان کا جو حق ہے وہ استعمال نہیں کرنے دیا گیا اور پھر اس خیال سے بھی کہ یہ اکثر الزام ہم پہ لگایا جاتا ہے کہ جب بھی کوئی مسئلہ آتا ہے تو ہم رولز معطل کرنے کی درخواست کرتے ہیں اگرچہ شاید اس ایوان کے اندر میں نے یہ گذارش کی ہو۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترم سینیٹر جناب جاوید جبار صاحب نے جس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ یہ موشن پیش کرنا چاہتے ہیں۔

[Mr. Iqbal Ahmed Khan]

میں جناب اس کی مخالفت نہیں کرتا - یہ اپنے اس حق کو استعمال کر لیں اور جس رول کو معطل کرنا چاہتے ہیں اس کو معطل کر دیا جائے - تاکہ یہ اپنی موشن پیش کر سکیں اور اس پر اس ایوان میں بحث ہو سکے -

Mr. Chairman: Thank you. I think the question still will have to be put formally. The question is:

> "That under Rule 229 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, the requirement of three clear days notice under sub-rule (2) of Rule 126 of the said Rules be dispensed with for a resolution for disapproval of the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Election) (Amendment) Ordinance, 1986."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: Under Rule 229 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, the requirement of three days notice under sub-rule (2) of Rule 126 of the said Rules is suspended. I think you can now move your resolution.

RESOLUTION FOR DISAPPROVAL OF THE HOUSES OF PARLIAMENT AND PROVINCIAL ASSEMBLIES (ELECTION) (AMENDMENT) ORDINANCE 1986

Mr. Javed Jabbar: I seek leave to move the following resolution:

> This House disapproves Ordinance No. 1 of 1986 seeking to amend the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) Order, 1977.

Mr. Chairman: The Motion moved is:

> This House disapproves Ordinance No. 1 of 1986 seeking to amend the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) Order, 1977.
>
> Is it being opposed?

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Yes Sir.

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Thank you Mr. Chairman. Sir, in presenting such a resolution in such a House where one is fully conscious that the majority party is not the privileged group to which one belongs and where the destiny

of such a resolution may be a foregone conclusion there will be Sir, an inevitable air of formality to whatever perceptions or opinions that one may present and it may even look like a mockery of democracy, the sheer procedure that one has to follow. But I submit Sir, that democracy, at least in my humble opinion, is a very sacred process. However strong a majority in any legislature may be, I think it is vital to fullfil the concept of democracy, so as to be able to reflect the different view points that exist in a country. Due to the peculiar conditions in which the present legislatures were elected in 1985 we cannot deny the fact even though we may pat ourselves on the back and say you are all doing a good job,we cannot deny the fact that today in Pakistan outside these legislatures there cloes exist a considerable body. of public opinion and political opinion which believes that not only the overall political situation today, but this particular Ordinance about which this resolution is moved reflects inherently undemocratic and unjust principles. This is why Sir, I take the liberty of moving this resolution. There is a view that if this particular Ordinance had not been promulgated, this entire experiment towards the restoration of democracy would be severely shattered or shaken. This is the theory that has been propounded in the past few months. I beg to disagree from this theory, because I think that Pakistan has been plagued from its very beginning by such paranoiac assumptions that if this is not done the country will be shaken. If we do not depend on this one great saviour who appears from time to time on the horizons of Pakistan, if we do not follow him, this country will be lost. I believe that no individual is indispensable and I believe that no step is too redundant or too unnecessary in order to preserve the principles of democracy. At the very most if this Ordinance had not been promulgated, I believe that under due process the Prime Minister and his colleagues should have submitted themselves to the process defined by the very law of which they are a part. The Chief Election Commissioner may in his discretion have decided that this crucial question of disqualification is far too great or substantive an issue for it to be simply decided by a verdict of outright disqualification, but by going through that process psychologically I think a very fine precedent would have been established for democratic practices. Therefore, Sir, this theory of fragility in my view is nothing but the old historic theory of expediency like an old wolf in new clothing. Sir, I move that the Ordinance should be disapproved on the basis of five main grounds and briefly these five are:

1. That the Ordinance is a direct contradiction of the non-party basis on which these present legislatures were elected. So much was made of the non-party system by the Head of the State by other people close to the Head of State that we assumed that when we took this risk of entering on a non-party process, we were accepting this as a universal assumption that every one shared, that the Prime Minister shared and we shared but suddenly we

[Mr. Javed Jabbar]

found that after a few weeks of the legislatures it was clearly evident what the world already knew but it suddenly became evident that a non-party system cannot long endure. So, therefore, I think there was a choice whether we should take the historic step of calling for a fresh round of general elections at an appropriate time on a party basis, and the other choice was to take the short cut of safeguarding one's own interests and have the creation of a party out of a non-party system. Unfortunately, the expedient way was chosen. So, I think, Sir, the Ordinance on the first groünd is a contradiction of the very system that has been created by this very government.

Secondly, Sir, the Ordinance condones what I think is very unjust and unethical advantage which my distinguished colleagues here have begun to enjoy at the expense of other members. When I say this, I do not mean to categorically denounce all actions of this Government. To its credit for instance, the privilege of spending rupees five million for development schemes is available to all members of the Federal Parliament and in fact one appreciates this step by the Government. But by tempting people to join a certain party after a certain group has become close to prower or has been nominated into power, those who choose not to join it are at a distinct disadvantage. In a system like ours it is well established that the Government wields an undue authority on events in societies like ours and thereby any member of the Muslim League today in these forums, I believe, enjoys an unfair advantage over a person who is not a member of the Muslim League.

Mr. Hasan A. Sheikh: Question.

Mr. Javed Jabbar: Therefore, Sir, I believe that this Ordinance tends to strengthen the inherent power already enjoyed by the Government and gives it an extra layer of parliamentary privilege which is confined to a selected number.

Thirdly, Sir, the Ordinance seeks to give what can be described as a contrived legitimacy—a contrived legitimacy to an action that when it was committed was patently illegitimate and illegal. It does it obviously by making it retrospective in effect. It is a practical Ordinance. You had to take care of a situation but that alone does not make it a moral act. The very fact that it seeks to condone an action which, when it was committed, was an illegal act, makes this Ordinance inherently unacceptable.

Fourthly, Sir, the Ordinance comes from a Government that talks tall all the time about the rule of law, about the need to ensure that all institutions and forces in this country today whether inside the legislatures or outside the

legislatures should respect the law. We are told that if people do not behave themselves politically, it will be necessary to use the force of law to impose discipline. Now, this Ordinance comes from a Government that first violates the law and then seeks to also sermonise about observing the law.

Lastly, Sir, I believe that it is time for us to consider the fact as to what the implications of such an Ordinance will be for the political future of this country. It tends to make a resolution of the current political conflict even more difficult because it unfairly institutionalises a group of people that was nominated to power.

These, Sir, constitute the five grounds on the basis of which I believe that this House, even though the National Assembly may have passed the Bill which results from this Ordinance, that is not necessarily the only criterion that we should use, we should debate the different implications raised by this Ordinance before we hasten to proceed further.

Mr. Chairman: Thank you very much.

The Resolution is open for discussion. May I draw the attention of the honourable members to rule 122 which says that a speech on a resolution save of course with the permission of the Chairman shall not exceed ten minutes. Yes Mr. Ahmad Mian Soomro.

Mr. Ahmad Mian Soomro: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Mr. Chairman, Sir, I would at present deal with the question about the need for the issue of this Ordinance—how far it was necessary or feasible to do so because I would not like to repeat the arguments which I had already given while moving a resolution for referring the Houses of Parliament (Amendment) Bill to the Standing Committee. So according to the parliamentary conventions I would not like to repeat those lengthy arguments.

Here I would just like to say that there was no need of the Ordinance at all. The Assembly was to meet, I think it was probably in another two weeks or so, Sir. The Constitution does give the power under Article 89 to the President to issue an Ordinance when the Assembly is not in session, if he is satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action, he may make and promulgate an Ordinance as the circumstances may require.

Now, Sir, this Ordinance being issued merely a few days before the session of the National Assembly does not come within the four corners of the words, "when it is necessary to take immediate action", because the thing

[Mr. Ahmad Mian Soomro]

on which the purported action has been taken relates back according to the Ordinance" to 30th of December, 1985. So there was no immediate necessity. These are very extraordinary powers given under the Constitution to the President in very exceptional and immediate circumstances. Here, Sir, I would blame the Government because the President is not acting while issuing an Ordinance in matters in his discretion, it is not in those matters where the Constitution gives him the powers of acting in his discretion. Here, Sir, in issuing an Ordinance—any Ordinance, obviously the President is acting on the advice of the Prime Minister or the Cabinet. The President was bound by this advice because it was not a matter of his discretion. The Government, if it was enjoying since 30th of December, 1985, the position and in the meantime, as the learned Minister for Justice the other day referred to a judgement of the honourable High Court of the Punjab which at its level clarified this position, what was the need after that judgement—the judgement on which the Government itself relies to advise the President to use these extraordinary powers under Article 89? There was absolutely no urgency, no immediate necessity and I think the advice rendered on this occasion at that time was a misuse of the provisions of the Constitution, Sir.

We, of course, if the Bill even came to us, would not like that half of our brothers should lose their seats whether in the Senate or the National Assembly or may be more than half even because the Government purports to enjoy brute majority in both the Houses on account of which our voices sometimes are like a cry in the wilderness but it is our duty to raise our voice for whatever it may be of worth in the voting strength. We would ordinarly Sir, not like a separation of a large number of members by their losing the seats but as I said Sir, I am not going into the merits or demirts or how far they were justified in using abnormal laws to save themselves and I would not say that they were disqualified because of the judgement of the High Court and I have great respect for the judiciary. So, since they have given a judgement on that point till that goes to appeal. I will not go into merits of those facts or the law as laid down by the honourable High Court and have, therefore, confined myself to the fact that the powers here of issuing the Ordinance and the advice leading thereto, I would say, was misconceived, *ill-timed*, un-necessary and there was no immediate necessity of that and, therefore, I fully support the action of disapproving the Ordinance. We already have a Bill and in fact, this Ordinance, has been laid in the House after the National Assembly had already passed a Bill and as a ruling has already been given by you Sir, on this point. It has obviously not been based in compliance with Article 82 Sub-article 2(b) which necessitated the laying of the Ordinance on the Table of the Senate on the very first day of the meeting. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Any other member who would like to speak for or against.

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین صاحب ! معزز اراکین نے اس آرڈیننس سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار جس انداز میں فرمایا، یہ ان کے اپنے خیالات ہیں ۔ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو ہر ممبر کو اپنے خیالات کے اظہار کا مکمل اختیار ہے اور حق حاصل ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے صرف چند باتیں کہنے کا خواہش مند ہوں، بنیادی بات یہ ہے کہ وہ تمام نکات جو کہ ہمارے ملک کی سیاست میں حقائق پر مبنی ہیں، ہم نے ہمیشہ ان حقائق سے روگردانی کی ہے، حقائق سے اکثر ان لوگوں نے روگردانی کی ہے جو اپنی سیاسی ساکھ کو جھوٹے وعدوں پر تعمیر کرتے ہیں، جب ایک بنیادی بات اس ملک میں طے ہوئی اور ایک مینڈیٹ کے ذریعے پارلیمنٹ وجود میں آئی اور میرے محترم دوست اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس پارلیمنٹ کی حیثیت ایک نمائندہ حیثیت ہے، اگر اس پارلیمنٹ کی حیثیت نمائندہ حیثیت ہے تو پھر اس پارلیمنٹ کے فیصلے بھی نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں ہمارے جو مہربان ہیں وہ اکثر قانونی موشگافیوں کے اندر چلے جاتے ہیں اور ملک کے سیاسی حالات کو کبھی بھی پیش نظر نہیں رکھتے ۔ اس وجہ سے اس وقت تک ایوان نمائندگان کی طرف سے جو بھی فیصلے ہوئے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں ان کے بڑے اچھے نتائج نکلے ہیں ۔ ملک سے مارشل لاء اٹھ گیا ہے ۔ ملک میں جمہوریت آئی ہے، ملک کے اندر ایمرجنسی ختم ہوئی ہے جس کے نتیجے میں تمام سیاسی جماعتوں کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ ملک کے اندر لمبے چوڑے جلسے کریں، لیکن ایک بنیادی بات ہے کہ جس نیک نیتی کے ساتھ موجودہ حکمران جماعت ملک کے اندر سیاست کو جمہوری بنیادوں پر آگے بڑھا رہی ہے اور اگر مہربان دوست اس میں شگاف ڈالنے کی کوشش کریں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ یہ جمہوریت کے لیے صحیح بات ہے اور نہ پاکستان کے عوام کے لیے صحیح بات ہے ۔

ملک کے اندر جب کبھی بھی احتجاجی سیاست چلی ہے تو اس کے نتائج ہمیشہ اچھے نہیں رہے ہیں بلکہ ملک کے عوام کو اس سے نقصان پہنچا ہے لہٰذا ان باتوں

[Mr. Hussain Bukksh Bingulzai]

کے تحت جب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جو لوگ مسلم لیگ میں ہیں ان کو سب سہولتیں ملی ہوئی ہیں، جیسا کہ ابھی ایک معزز رکن نے فرمایا، اور جو لوگ حکمران جماعت میں نہیں ہیں، ان کے ساتھ غلط سلوک کیا جاتا ہے۔ میں اس بات کو چیلنج کے ذریعے کہنے کی پوزیشن میں ہوں کہ کوئی بھی معزز رکن یہ دعویٰ نہیں کر سکتا، یہ comments نہیں کر سکتا کہ اس کے ساتھ کوئی غلط رویہ رکھا گیا یا اس کے ساتھ کوئی غلط سلوک ہوا بلکہ تمام پارلیمنٹ کے تمام معزز اراکین کو حکمران جماعت نے انتہائی احترام اور انصاف کی نظر سے دیکھا ہے اور دیکھنے کا ارادہ رکھتی ہے، ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں یہ عرض کرنا پسند کروں گا کہ یہ آرڈیننس جس انداز میں آیا ہے اور نیشنل اسمبلی نے اس کو اکثریتی رائے سے پاس کیا ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے سینیٹ سے پاس ہونے کے سلسلے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ شکریہ!

<u>جناب چیئرمین</u>: شکریہ! جناب اقبال احمد خان صاحب۔

<u>قاضی حسین احمد</u>: جناب والا! مجھے دو منٹ بولنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

<u>جناب چیئرمین</u>: آپ بولنا چاہتے ہیں تو بول لیں۔

<u>قاضی حسین احمد</u>: جناب چیئرمین! اس ملک میں ابتداء سے ریت ہی یہ پڑی ہے کہ قانون اور ضابطے کی پابندی کرنے کی بجائے وقتی ضروریات کے مطابق حکومت نے قوانین اور ضوابط کو تبدیل کیا ہے۔ اپنی وقتی اور فوری ضرورت کے مطابق وہ ہمیشہ سے قواعد اور ضوابط کو تبدیل کرتی رہی ہے اور اس وجہ سے یہاں مکمل قانونی انتشار اس وقت موجود ہے یہ قانون یا جس آرڈیننس میں اس وقت ترمیم کا آرڈیننس جاری ہوا ہے یہ بذات خود ایک defective قانون تھا اور اس پر ہمیں اعتراض تھا۔ اس کی ان خامیوں کی وجہ سے جو اس کے اندر پوشیدہ تھیں اسی وجہ سے ایک ایسی کیفیت پیدا ہو گئی کہ حکمران پارٹی خود اس کے اندر پھنس گئی اور اس تکلیف کو اور اس دقت کو ہٹانے کے لیے پھر آرڈیننس کی ضرورت پیش آئی اور پھر قوانین اور بلوں کو پاس کرانے کا جو عام طریقہ

ہے اس کی بجائے آرڈیننس کا سہارا لینا یہ ایک اچھی روایت نہیں ہے۔ اس لیے میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں جو جاوید جبار صاحب نے پیش کی ہے اور میں اس ایوان سے استدعا کروں گا کہ وہ اس آرڈیننس کو نامنظور کر دے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب اقبال احمد خان۔

جناب اقبال احمد خان: شکریہ! جناب چیئرمین! اس ریزولیوشن پر اظہار خیال فرماتے ہوئے معزز محرک نے دو تین ایسی باتیں کہی ہیں جو حقائق کے منافی ہیں۔ ان کا ارشاد گرامی کہ کچھ نامزد لوگوں نے اس ملک میں حکومت کا سلسلہ شروع کیا ہے میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس ملک کے وزیر اعظم کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر اعتماد کا ووٹ دیا ہوا ہے، ایک دفعہ نہیں، تین دفعہ اور اس معزز ایوان نے بھی ان کو اعتماد کا ووٹ دیا ہوا ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ کہنا کہ وہ نامزد لوگ تھے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حقائق کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔

جناب والا! دوسری بات اس آرڈیننس کے متعلق یہ کہی گئی کہ جناب کسی کو بچانے کے لیے غلط طریقہ اختیار کیا گیا۔ جناب والا! میں ان معزز اراکین کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس آرڈیننس کے اجراء کے بعد میں نے اسمبلی سے باہر اس بات کا اظہار برملا کیا تھا کہ جہاں تک وہ ریفرنس کا تعلق ہے اور جو ڈسکوالیفیکیشن کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ کسی طور پر بھی ڈسکوالیفیکیشن نہیں اور قانون کے اندر کوئی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ اس آرڈیننس کو ہم نے جمہوریت کی بالادستی کے لیے جاری کیا ہے جو میں ابھی آپ کی خدمت میں عرض کروں گا مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ یہ ایوان بالا جو اس قوم کا منتخب اعلیٰ ترین ایوان ہے اس کے معزز اراکین کی زبان سے جب ایک ہی بات کو تواتر کے ساتھ سنا جائے جب کہ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اس ملک کی ایک عدالت نے اس کے متعلق ایک واضح فیصلہ دیا ہوا ہے تو پھر اسی بات کو بار بار دہرانا میں اس کے سوا کچھ عرض نہیں کر سکتا کہ ایک بات کو اتنی دفعہ کہو کہ لوگ سمجھنا شروع کر دیں کہ شاید یہ سچ ہے۔ میں آپ کی اجازت سے ہائیکورٹ کے

[Mr. Iqbal Ahmed Khan]

کے فیصلے کا صرف ایک پیراگراف پیش کرنا چاہتا ہوں جس کا ذکر محترم احمد میاں سومرو صاحب نے ارشاد فرمایا اس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ جو الزام لگایا گیا ہے کہ کسی ممبر کے خلاف ریفرنس کیا گیا تھا اور اس کو بچانے کے لیے آرڈیننس جاری کیا ہے۔ اس الزام کی حقیقت کیا ہے؟ جناب والا! یہ لاہور ہائیکورٹ کے ایک ڈویژن بینچ نے رٹ پٹیشن نمبر ۲۲۸۶ میں ایک لمبی ججمنٹ دی ہے اور اس میں فیصلہ کیا ہے اور اس کے اندر انہوں نے تمام قوانین کا احاطہ کیا ہے اسمیں آئین کو بھی پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کو بھی اس میں ہاؤسز آف پارلیمنٹ نیشنل اسمبلی، پراونشل اسمبلی آرڈر کو بھی اور تمام relevant قوانین کو ڈسکس کرنے کے بعد اس آرڈیننس کے بغیر یہ فیصلہ فرمایا اور وہ میں کوٹ کرنا چاہتا ہوں۔

"We have thus reached the irresistible conclusion that in the facts of the present case respondents No. 1 & 2 at no point of time stood disqualified from being elected or chosen as and from being members of Majlis-e-Shoora (Parliament) by virtue of the facts that respondent No. 1 became the President of Pakistan Muslim League on 18th of January, 1986 and respondent No. 2 was nominated as the Acting Secretary of the same political party on the following day." In view of our finding that respondents No. 1 & 2 did not stand disqualified. And, Sir, [this is very important] 'at any point of time' from being Members of National Assembly of Pakistan on their becoming the members or office bearers of Muslim League.

یہ عدالت عالیہ کا بالکل واضح فیصلہ ہے یہ فیصلہ ہوئے ایک مہینے سے زیادہ عرصہ ہوا جس میں یہ کہا گیا کہ جس قانون کا نام لے کر یہ ریفرینس پیش کیا گیا تھا، کہ یہ disqualified ہیں اور قانون کے ذریعے سے یہ دو معزز اراکین نیشنل اسمبلی ڈسکوالیفائیڈ تھے ہی نہیں، اور وہ ڈسکوالیفکیشن ان پر applicable نہیں۔ اس بناء پر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے سراسر الزام ہے یا مسلم لیگ کو بدنام کرنے کے لیئے کہ یہ آرڈیننس کسی نے اپنے آپ کو safe کرنے کے لیئے جاری کروایا تھا۔

جناب والا! سوال یہ ہے کہ یہ آرڈیننس جاری کیوں کیا گیا حضور والا آپ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں، اس حکومت نے تاریخ میں پہلی دفعہ ملک میں ہر

قسم کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی ختم کر دی، Fundamental rights بحال کر دیئے۔ جو کہ بعض احباب کے نزدیک ۱۹۷۳ء کے مقدس صحیفہ جس کو ۷۳ء کا آئین کہا جاتا ہے کہ وہ ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء کو نافذ ہوا لیکن اس کے اندر Chapter of Fundamental Rights ۳۱ دسمبر ۱۹۸۵ء تک کبھی بھی نافذ نہ ہو سکا، اس کو revive ہی نہ کیا گیا جناب والا! بیس پچیس سال بلکہ میں کہوں گا کہ ۱۹۵۸ء سے اس ملک کے اندر ایمرجنسی نافذ رہی۔ جناب والا! پانچویں ترمیم کے ذریعے سے عدلیہ کے جن اختیارات کو مسلوب کر دیا گیا، وہ سارے کے سارے اختیارات بحال کر دیے گئے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج وہ لوگ یا سیاسی جماعتیں جو اس بات کا مطالبہ کرتی ہیں کہ جناب مڈٹرم الیکشن ہونے چاہئیں، جناب ہم اس اسمبلی کو نہیں مانتے، جناب ہم اس حکومت کو نہیں مانتے، اور وہ بلادریغ جناب صدر مملکت کی جن کے متعلق اس آئین کے اندر درج ہے کہ وہ سمبل آف یونٹی آف دی فیڈریشن ہیں، ذات پر بھی تنقید کرنے سے نہیں چوکتے اور اپنی تقریروں کے اندر اور اپنے مظاہروں کے اندر وہ غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں جو کسی سیاسی شعار میں شامل نہیں ہو سکتی، اس کی اجازت اس حکومت نے دی، کہ سب سیاسی جماعتوں کو اس بات کی کھلی اجازت ہے کہ وہ بڑے شوق سے بازاروں، گلیوں میں، سڑکوں پر ٹرکوں میں بیٹھ کر ہے جمالو کے نعرے لگائیں، دمادم مست قلندر کرتے ہوئے اس ملک کی بچیوں کو ٹرکوں پر کھڑا کر کے اپنے سیاسی مقاصد کے لیے ڈانس کروائیں۔

آوازیں: شیم شیم۔

جناب اقبال احمد خان: جب اس بات کی اجازت دی گئی اور ہم نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ پارلیمانی نظام سیاسی جماعتوں کے بغیر نہیں چل سکتا، اس لیے ہم نے بجا طور پر فیصلہ کیا کہ ہم ایک پولیٹیکل پارٹی فارم کرنا چاہتے ہیں جناب والا! اس معزز ایوان کے اراکین کی، نیشنل اسمبلی اور

[Mr. Iqbal Ahmed Khan]

صوبائی اسمبلی کے اراکین کی توہین کی جاتی ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو کسی جماعت میں شامل ہونے کے لیے مجبور کیا گیا۔ کیا یہ کہنے والے ہم سے زیادہ باضمیر ہیں، ہم نے اس ملک کی بنیاد میں خون دیا ہوا ہے ہم نے اس ملک کی تعمیر میں اپنی زندگیاں گزاری ہوئی ہیں، ہم سے بڑا کون آکر کہے گا کہ کس نے ضمیر کا سودا کیا ہے، ہم نے سب کو دیکھا ہوا ہے۔ اس ایوان نے جب یہ محسوس کیا کہ ایک سیاسی جماعت کے بغیر پارلیمانی طرز کا نظام حکومت نہیں چل سکتا، ہم نے سیاسی پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا، اور اس ملک کے منتخب نمائندگان نے چاروں صوبوں میں اور پارلیمنٹ کے اراکین نے اپنے ضمیر کے مطابق اس پارٹی میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔ ہم نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ہم اس جماعت کو gross root سے آرگنائز کریں گے۔

جناب والا! جب ہم نے یہ فیصلہ کیا تو ہم نے ملک سے تمام سیاسی پابندیاں ختم کر دیں اور ہر ایک سیاسی جماعت کو اس بات کی اجازت دی، کہ وہ اپنے اپنے پروگرام کے مطابق عوام کے پاس جائیں، ہم یہ بھی چاہتے تھے کہ اس ایوان کے یا ملک کی دیگر اسمبلیوں کے اراکین اگر کسی جماعت میں شامل ہونا چاہیں تو ان پر پابندی نہیں رہنی چاہیئے، اور یہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اس بل کی منظوری کے بعد یا آرڈیننس جاری ہونے کے بعد جناب محرک کسی جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ہم نے یہ آرڈیننس اس لیے جاری کیا، کہ ہم اس ملک کے اندر مکمل طور پر Un-adulterated Democracy کے قائل ہیں اور اس پر عمل بھی کرنا چاہتے ہیں، اور اس پر عمل کرنے کے لیے ہم اپنے لیے نہیں سب کے لیے دروازے کھولنا چاہتے ہیں۔ اس بنا پر یہ آرڈیننس جاری کیا گیا، اور جناب اس سے بڑا ثبوت کیا ہوگا کہ آج ہی جب یہ ارشاد ہوا کہ جناب اس کو lay نہیں کیا گیا۔ میں حضور والا! آپ کی توجہ آرٹیکل ۸۹ کلاز (۳) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، کہ صرف اور صرف یہ نیشنل اسمبلی کو اختیار ہے کہ وہاں جب آرڈیننس lay

کیا جائے گا، تو وہ بل کی شکل اختیار کرے گا، اور جس دن نیشنل اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا، پہلے ہی دن ہم نے اس کو lay کر دیا آئین اور قواعد کے مطابق یہ بل کی شکل اختیار کرے گا، اور اسی صورت میں نیشنل اسمبلی نے اس کو منظور کیا۔

جناب والا! جہاں تک اس ایوان کا تعلق ہے یہ درست ہے کہ اس آئین کے اندر یہ لکھا ہے کہ اس آرڈیننس کو lay کرنا چاہیئے، لیکن اس ایوان کے اندر اگر آرڈیننس lay کیا جائے تو وہ بل کی حیثیت اختیار نہیں کرتا، ان کو disapproval کا حق ضرور ہے تو جناب والا! آج ہی آپ نے دیکھا کہ ایک موشن آئی، تین دن کے نوٹس کے قاعدہ کی suspension کی درخواست کی گئی، ہم نے خوش دلی سے اس خیال سے کہ ہر معزز رکن کو جمہوری حق دینا چاہیئے کہ وہ اپنی بات کہنا چاہتے ہیں تو ہم رستے میں رکاوٹ نہیں بننا چاہتے، اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہم نے اس موشن کی مخالفت نہیں کی، اور ہم نے اس بات کی اجازت دی کہ اس قاعدہ سے dispensed with کر لیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ کل کو اگر ہمیں کوئی مجبوری ہوئی، تو یہ ہمیں اس بات کا طعنہ دیں گے کہ یہ رولز کو معطل کر والتے ہیں، لیکن کم از کم تاریخ میں یہ بھی بات رہے گی کہ جب ان کو ضرورت پیش ہوئی تو رولز کو انہوں نے بھی معطل کرایا اور ہم نے اس کی مخالفت نہیں کی، اور پھر اس کے بعد قرارداد پیش ہوئی، اور پیش ہونے کے بعد انہوں نے اظہار خیال فرمایا۔ اب اس ایوان کا یہ کام ہے کہ اس پر فیصلہ کرے۔ تو یہ طعنہ دینا کہ ہم کوئی غلط کام کرتے ہیں ہم کوئی ایسے اقدامات کر رہے ہیں جو جمہوری روایات کے خلاف ہیں یا آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، یہ درست نہیں ہے میں اس بنا پر اس ریزولیوشن کی پرزور مخالفت کرتا ہوں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ گزارشات پیش کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I do not wish to take up the time of the House but as the person who moved the resolution may I have two minutes?

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Javed Jabbar: Thank you. Mr. Chairman, my principle contention in response to the observations of the Minister for Justice are that by the creation of a party within a non-party system all the other political parties in this country have been placed at a very big disadvantage. They are being asked to pay a very heavy price for a decision that they were asked to take in a very short period of time in February or January 85 whether to participate or not to participate in an election under an amended arrangement.

I would request my honourable friend the Minister for Justice that in his pronouncements there has now become apparent an alarming potential arrogance of power. Now this arrogance of power is something which all political parties and power groups in our country have often fallen prey to and I hope that the Pakistan Muslim League does not fall victim to this historic trait. Thank you.

Mr. Chairman: I think the stage has reached to put the question. The question is.

"That the resolution appearing at serial number 2(B) of the supplementary Order of the Day moved by Senator Javed Jabbar that this House disapproves Ordinance No. 1 of 1986 seeking to amend the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) Order, 1977 be passed.

(The resolution was rejected)

THE HOUSES OF PARLIAMENT AND PROVINCIAL ASSEMBLIES (ELECTION) BILL

Mr. Chairman : We move to the next item. Item No. 3. Further consideration of the Motion moved by Mr. Iqbal Ahmed Khan, Minister for Justice and Parliamentary Affairs on 14th July 1986. We are at the stage of first reading there was an amendment moved by Senator Ahmed Mian Soomro and that was rejected. If any body wants to speak on the principles of the Bill I think he is invited to do so. Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, on the principles of the Bill I would not add much to what I had already said on the last occasion Sir, but I must say that the manner in which the Bill has been drafted while it comes into

force at once under clause 1 Sub-clause (2) and then next clause, they have tried to give it retrospective effect. According to them to justify some illegality which had taken place. If they feel that there was no illegality at all then what was the necessity of bringing this Bill to give it retrospective effect and give validity to those who have joined the party which was unregistered at that time, but if they have done so Sir, I would draw the attention of the Minister for Justice to the drafting and the legal aspect of it which is I think one of our duty Sir. In the Bill Sir, they have sought to delete in Article 10 clause (2) paragraph (b) sub paragraph 7 (a). Now, this was added in the Constitution and forms part of the Constitution consequential to Section 3(b) Sub-section (6) which says Sir : A political party which has not been registered under sub-section 3 or the registration of which has been cancelled under sub-section (4) shall not be eligible to participate in an election to a seat in a Houses of Parliament or a Provincial Assembly or to nominate or put up a candidate at any such election. Consequential to this 7(a) was brought in Article 10 clause (2) Sir. Now if they have deleted 7(a) from that. The disqualification under Political Parties Act 3(b) Sub-section (6) still persists in respect of Members of any party which is not registered, because here the question of the registration being cancelled does not arise, therefore, I am not touching that aspect of it. But that disqualification of being Member of an unregistered party, I would request the honourable Minister for Justice to please given it a cool thought, it is possible that my opinion may be wrong but if he feels that there is any substance in it, please think over it cooly. After all we are here to make laws which should be as correct as we possibly can make them. So, as I said that sort of disqualification under 7(a) of Article 63 of the Constitution. I mean Article 10 arose as a consequence of the Political Parties Act Sub-section (6) of section 3(b). And then they have said in clause 2 sub-clause (2) again in the last two lines, whether before or after he became its member and the application for which, is not refused or if the application of the Political Party is refused, such person dis-associates himself from the party within 30 days of such refusal, what happens if those thirty days have already expired ? What provision would be made for that Sir ? There is also the past. So I would request the Minister for Jussice to please give his attention to that and if he finds any weight in it, he may do what he deems just or if he feels that no, it has to be opposed because it has not found some one supporting it, it is upto him.

Mr. Chairman : Thank you. Any other. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : I have already offered my views on the resolution which quite substantially reflects reaction to the first reading of the Bill the general principles but at this stage I would like to read into the record. Article 91(3) of the Constitution which says obviously that the person appointed shall make oath for the office of Prime Minister as per the 3rd schedule

[Mr. Javed Jabbar]

and in the 3rd schedule Sir, it says very clearly that I will not allow my personal interest to influence my official conduct or my official decisions. Here Sir, I think is a Bill, despite the judgement; that has been quoted by the Minister for Justice (I do not wish to analyse the judgement at this stage or dispute it) but clearly, Sir, in a political context to which he referred there is a very clear case of personal interest. This Bill results in creating a distinct impression that a person who holds the second highest office in the land is responsible for acting in his personal interest.

Thirdly, Sir, I would like to point out with respect that according to a major international journal as is well known perhaps this Bill should be given an alternative title. In the record book this Bill will come to be known as the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Election) Bill.... and so on. But I suggest the most appropriate name for this Bill is the "Baling Out Bill". Thank you.

Mr. Chairman : Any other speaker. Yes Nawabzada Jahangir Shah Jogezai.

Nawabzada Jahangir Shah Jogezai : بسم الله الرحمن الرحیم

Sir, since yesterday we have heard a lot of speeches and we have seen lot of references to Constitutions other than ours. The crux of the matter is what should be done in a democratic country where on the first occasion or the first time Martial Law has been lifted after 8½ years and rights have been restored after twenty years, and the emergency has been lifted. We have seen the character of our whole nation. As a political body they had never been satisfied with the provisions of the Constitution or the principles of the democracy. What we have seen so far is that every party has certain personal gains and interests. When you go by personal interests then you can blame anybody for that. As a citizen of the country we have always said that personal interest has been always ridden on the country, therefore, we have been passing through turmoil and the Martial Laws and even civil Marial Laws. It is the first time in the history of Pakistan that some sensible thing has been done. I opposed Muslim League four times. Everybody is a witness to that. I did it on principles because I believe that it is not the name of a political party but its work that should count. It is the action, it is the wisdom, it is the nicety with which you work. How you organize yourself and serve the people that should matter and not because it is a party which is in Government. This has been the contention and intention of mine and other people who are keen to serve the country.

In regard to this Bill, a point was raised in the National Assembly that according to the law in question anybody who joined a political party after being elected as an independent member would fall into the mischief of this Act. He cannot become a member of a political party or he has to lose his seat. Whatever the intention was, whether it was to serve the Constitution or to serve a political intention/objective or personal aggrandisement but the thing would have resulted in a commotion in the system as well as in the country which at this juncture is not advisable.

I myself joined the Muslim League after taking this guarantee that I will do nothing against Islam. If there is any thing against Islam I will not be bound by that but politically I will support the Government because if you do not support the Government it is a great sin, it is a dis-service to the country because how can the affairs of the country be properly handled if you do not stabilise the Government. Of course, we do not allow the Government to have a long hand to do any thing without law and justice. I am not in favour of that. But if you want to make a tradition that we must abide by what Allmighty God says :..

When the Government is doing something gractious and right we must support it and when the Government does a wrong thing, we must abstain ourselves and stop them from doing so.

As far as this Bill is concerned, the Constitution gives the powers to the President to issue an Ordinance. An Ordinance has four months' life. So it was still breathing when it was put before the National Assembly and nobody passed any resolution against it and it came in the form of a Bill to this House. I think it was not necessary to allow them to move a motion at this juncture when it is before us in the form of a Bill not as an Ordinance. In fact, it is I must say, a generosity and to establish a good tradition to allow them to move a motion and let them participate in the debate academically and show all the hidden aspects. This is also a sort of education. I am in support of the Bill. I think it is necessary. I am in support of the strength of the Government on the basis of certain principles. I will certainly go against any person if he goes out of the way or he injures the unity of the country or justice.

With these words I thank you, Sir.

Mr. Chairman : Any other speaker ?

Yes Mr. Iqbal Ahmad Khan.

جناب اقبال احمد خان: شکریہ جناب چیئرمین! میں ابھی ابھی محترم سینیٹر

refuse

جناب جاوید جبار صاحب کے ریزولیشن کے سلسلے میں اپنی گذارشات پیش کر چکا ہوں ۔ میں اس سلسلے میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ۔ لیکن محترم سینٹر احمد میاں سومرو صاحب نے جو نکات اٹھائے ہیں میں ان کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ جو بل ہے ۔ یہ ہاؤسز آف پارلیمنٹ اینڈ پراونشل اسمبلیز الیکشن آرڈر ۷۷ء میں ترامیم کا بل ہے ۔ اس کا پولٹیکل پارٹیز ایکٹ کے ساتھ براہ راست تعلق نہیں ہے ۔ جہاں تک پولٹیکل پارٹیز ایکٹ کا تعلق ہے ۔ اس میں جناب رجسٹریشن کا تصور ہے اور ہم اس بات کو maintain کرتے ہیں کہ پارٹیز کو ملک کے اندر رجسٹرڈ ہونا چاہیئے ۔ اس کے بغیر ہماری ماضی کی تاریخ شاہد ہے کہ پارٹیوں کے اندر ڈسپلن نہیں ہوتا اور اس ملک میں جمہوریت کو رائج کرنے، مستحکم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سیاسی پارٹیاں مستحکم ہیں اور اس کے لیے رجسٹریشن کا قانون وہی ہے جہاں تک کلاز iv3(B) کا تعلق ہے وہ صرف یہ پابندی عائد کرتی ہے کہ جو پارٹی رجسٹرڈ نہ ہو وہ انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتی ۔

<u>جناب اقبال احمد خان</u>: جہاں تک آرٹیکل ۱۰ - کلاز (۲) (ب)، ذیلی پیرا، (ا) کا تعلق ہے جس کی ترمیم کے متعلق ہم نے اس بل میں گزارش کی ہے کہ اگر کوئی رکن پارلیمنٹ، کسی ایسی پارٹی میں شامل ہو جائے جو الیکشن میں حصہ لینے کے اہل نہ ہو وہ disqualified ہو گا ۔ ہم نے یہ کہا کہ جب الیکشن ہو گا تو اس میں وہی پارٹیاں حصہ لے سکتی ہیں جو رجسٹرڈ ہوں گی اور باقی پارٹیاں اس میں حصہ نہیں لے سکیں گی ۔ اگر آزاد ممبر کسی پارٹی میں شامل ہونا چاہتا ہے تو یہ پابندی اس سے ختم کی جا رہی ہے ۔

دوسری بات جو محترم سینٹر احمد میاں سومرو صاحب نے فرمائی ہے کہ یہ جو ہم نے بل کی کلاز (۱)، کی سب کلاز (۲)، میں ڈرافٹنگ کی کلاز رکھی ہے کہ اگر ایک مہینہ میں پارٹی —— refuse ہو جائے اور اس کا کوئی ممبر ایک مہینے کے اندر disassociate ہو جائے تو یہ کلاز ہم نے اس کے لیے رکھی ہے فرض کیجیے کل کو محترم سینٹر جاوید جبار یا محترم احمد میاں سومرو ایک پارٹی کی تشکیل کرتے ہیں اس کے لیے رجسٹریشن کی درخواست دیتے ہیں اور اس کی رجسٹریشن refuse ہو جاتی ہے تو اس صورت میں یہ موقع دیا گیا ہے کہ پارٹی کے

ہونے کے باوجود ایسا نہیں ہوگا کہ ان کو disqualify کر دیا جائے بلکہ اس کے لیے ایک sufficient period دیا گیا تاکہ اس فیصلے کے بعد وہ اپنا فیصلہ کر سکیں اور اگر وہ اس پارٹی سے disassociate ہوں گے تو disqualify نہیں ہوں گے۔

آخر میں جناب والا! محترم سینیٹر جاوید جبار صاحب نے گوبلز کے فارمولے پر عمل کرتے ہوئے باوجود اس بات کے کہ میں نے وہ ججمنٹ پڑھ کر سنائی پھر بھی یہ ارشاد فرمایا کہ جہاں کسی نہ کسی کو bail out کیا ہے میں ان کے اس ارشاد کے جواب میں صرف یہی کہوں گا کہ

ہم نے دیا ہے اہل چمن کو شعور زیست
سچ ہے کہ آج سب سے برے ہم ہیں دوستو

Mr. Chairman : Thank you. The motion moved is ;

" That the Bill further to amend the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) Order, 1977 [The Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) (Amendment) Bill, 1986], as passed by the National Assembly, be taken into consideration ".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : This brings us to the second reading of the Bill and we would take up clause by clause consideration of the Bill.

Starting with clause 2 sub-clause 1. We have not received any amendment to this clause and I will put the question straightaway :

" That Clause 2 part (1) do stand part of the Bill ".

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Would you like to say something?

جناب اقبال احمد خان : آپ پوری کی پوری پیش فرمائیں گے علیحدہ علیحدہ نہیں۔

Mr. Chairman : There are no amendments. So, I can put the entire clause. . . . .

جناب اقبال احمد خان : آپ نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ کلاز ۲، سب کلاز (۱) اس کے علاوہ کلاز ۲ کی سب کلاز (۲) بھی ہے - دراصل یہ بل کی کلاز ۲، ایک ہی ہے، اور یہ دونوں ہمارے قواعد کے مطابق ایک ہی دفعہ پیش ہونی ہے۔

Mr. Chairman : There can be separate amendments.

جناب اقبال احمد خان : جیسے آپ کی مرضی۔

Mr. Chairman : If this is the intention I have no objection to that provided there are no amendments to either sub-clause (1) or sub-clause (2) it can be put, I think as it is. There are no amendments. Then we would put the entire clause : The question is ;

" That Clause 2 do form part of the Bill ".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 2 forms part of the Bill Clause 3. There are no amendments and the question can be put straightaway. The question is ;

" That Clause 3 of the Bill do form part of the Bill ".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 3 forms part of the Bill. This brings us to Clause (1), the Short Title and Preamble of the Bill. Again there are no amendments.

Mr. Chairman : The question is :

" That Clause 1, the Short Title and Preamble of the Bill do form part of Bill ".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Short Title and Preamble form part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmed Khan : Mr. Chairman, Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) Order, 1977 [The Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) (Amendment) Bill, 1986] be passed".

Mr. Chairman : The motion is :

"That the Bill further to amend the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) Order, 1977 [The Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) (Amendment) Bill, 1986] be passed ".

Mr. Chairman : Is it opposed ?

Mr. Javed Jabbar : I do not want to take up the time of the House. I will only refer to the arguments that I have already submitted.

Mr. Chairman : Thank you. So, we put the question. The question is ;

" That the Bill further to amend the Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) Order, 1977 [The Houses of Parliament and Provincial Assemblies (Elections) (Amendment) Bill, 1986] be passed ".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The Bill stands passed.

Mr. Javed Jabbar : May I ask for a counting ?

Mr. Chairman : If you want to do that.

Mr. Javed Jabbar : Yes Sir, just for the record Sir.

Mr. Chairman : Right, but I think it has already been passed. At that time you did not....(interruption).

Mr. Iqbal Ahmed Khan : This point could be raised before your honour announces the result.

Mr. Chairman : This is what I thought.

Mr. Iqbal Ahmed Khan : So, I am afraid under the rules at this stage this can not be demanded.

Mr. Javed Jabbar : I ask for a suspension of the rules.

Mr. Chairman : That is taking it too much. I have already announced that the Bill stands passed. Shall we move to the next item ?

(pause)

Mr. Chairman : I am in favour of adjournment, if the House so wish.

(pause)

Mr. Chairman : Well, the House stands adjourned to meet on Sunday at 6.00 P.M.

[The House adjourned to meet again at six of the clock in the evening on Sunday, July 20, 1986.]

PCPPI—2835(86) Senate—14-4-88—300.